

میں نے تم کو اپنے لیے زمینیں اور آسمانیں پیدا کیے ہیں۔
 زمین کے پتھر ان کی چابیاں ہیں۔ میں نے ان میں دے دی گئیں ہیں
 صائب کل، امامت کل، سیادت کل،
 حکومت کل، ولایت کل، خدا کے یہاں ہم

امام اہلسنت مجدد دین و ملت علامتہ کا اختیارات نبویہ پر
 معرکہ الدام والہ الامم والعلم کی تلخیص بعنوان

خالق کل

آپ کو

مالک کل بنادیا

تلخیص تحقیق

استاذ امیرات مفتی غلام محمد شریقی بنیادی

ادارہ تحقیقات عطاء

مدینۃ العلوم جامعہ نبویہ نئی آبادی فیض پور خورد شرق پور روڈ شیخوپورہ

تعارف فضلابند یال شریف

قدرت نے بنیال شریف کی دھرتی میں اپنے ایک خاص بندہ استاذ الاساتذہ فقیر العصر حضرت علامہ محمد بندیالوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا انتظام فرمایا جس کے قدوم میںنت سے سرزمین بنیال شریف کے سنگریزے سبز ہو گئے، راہنی کے علمی فقہی اور روحانی جوہر استعداد نے غیر محصور افراد سائلہ کو بحرِ باری سے فیضیاب کر کے نتائجِ علم کے ساحل پر فائز کیا اور محاسنِ اسلام کے شاہزادوں کو مصباحِ تلم و کلام سے ضیاء بخشا۔ لہذا اقبال کے اقوال کی معراج ایسے فقہاء اور زعماء کے تذکار سے ہوا کرتی ہے جسکا منتہی الاقطار والا نکار دینِ مبین کی ترویج و اشاعت ہوا کرتی ہے، حکیم مطلق کی حرکتِ طبع کا مقتضی یہی تھا کہ اس بندہ خاص کے علمی فقہی ادبی اور روحانی سلسلہ فیض کو جاری رکھا جائے لہذا اسی شرفِ رشد و ہدایت کی حفاظت فرمائی جیسے بنیال شریف میں علامت الملت والذین امام المنقول والمحقق حضرت سیدنا قبلہ علامہ محمد بندیالوی چشتی گورکھی رحمۃ اللہ علیہ، آفتابِ انقباء، بدرالعلماء حضرت سیدنا قبلہ علامہ عبدالحق بندیالوی چشتی گورکھی مدظلہ العالی جیسے خاص بندوں کا انتظام فرمایا اور انہی آسمانِ اقیان، آفتان، تکران اور میزان کے شمس باور غریبان ملاحظہ المتقول تفصیل الجہول کے غلوت نشینوں کی شبِ درود کی مینوں عالم اسلام کی عظیم درگاہ مادر میں جامعہ مظہر اہل ادیبہ کے فضلاء اندران دہر دن ملک ہر کو علمی دینی اور تدریسی خدمات میں پیش پیش نظر آتے ہیں یہ امر متیقن اور مسلم ہے کہ انخاص اپنی قابلیت میں اسناد کے محتاج ہوا کرتے ہیں مگر فضلاء جامعہ بنیال شریف اگر اسناد انکی محتاج ہیں اسی طرح اقوامِ راقیہ اور مللِ تاجری کی شناخت ان کے تعارف پر موقوف ہوا کرتی ہے مگر فضلاء بنیال شریف کے تعارف ان کے محتاج ہے لہذا ان فضلاء کا تعارف کروانا اگر حق آفتاب کو حیران دکھانے کے مترادف ہے مگر ہم جامعہ بنیال شریف کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے محقق ابنِ محقق منظر اسلام سرمد اہل سنت پروفیسر محمد ظفر الحق بندیالوی مدظلہ العالی کے حکم سے ان کے تعارف جیسے ایک سارے تعارفِ فضلاء بنیال سے معنون کرتے ہوئے تحریر کر رہے ہیں وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللّٰهِ

فیقر غلام محمد عطاء اللہ مد

ثَبَّتَتْ بِقَاتِلِجِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوَضَعَتْ مِنْ يَدَيَّ بَعَارِي وَمُسْلِمَ
میں کے خزانوں کی چابیاں میرے ہاتھوں میں رکھی گئی ہیں

خالقِ کل نے آپ کو مالکِ کل بتا دیا
دونوں جہاں میں آپ کے قبضہ و اختیار میں

امام اہلسنت مجددین و ملت المحفرت رتذالطریق کا اختیارات نبویہ سنی اللہ علیہ وسلم پر معرکتہ الارادہ
"الْاَمَنُ وَالْعَلٰی" کی تخصیص بعنوان

سَاطِنَةُ النَّبِيِّ الْمُخْتَارِ
مُحِي
مَلَكُوتِ اللَّهِ الْقَهَّارِ

تفہیم و تحقیق
استاذ المیراث مفتی غلام محمد شرقتوری بندیالوی

ادارہ تحقیقات علماء مدینہ العلوم جامعہ نبویہ نئی آبادی فیض پور فورڈ شرقتوری روڈ شیخوپورہ

جوہر الکتاب

نمبر شمار	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱	الاستقاء	۱	۱۳	کریم ایسلا کہ جس کے کلمے	۱۳
۲	الجواب بعنون الوہاب	۲		ہیں ہاتھ اور پھرے خزانے	
۳	پیش لفظ	۳	۱۵	تشریح و تحقیق	۱۵
۴	بحث اول نبی مختار ﷺ کے	۵	۱۶	حضور علیہ السلام کے حکم	۱۶
	اختیارات کا ثبوت قرآنی			کے بعد اختیار کی حیثیت	
	آیات سے		۱۷	مسلمان مرد حضور علیہ السلام	۱۷
۵	تشریح و تحقیق			کے غلام اور عورتیں لونڈیاں ہیں	
۶	ثابت ہوا کہ جملہ فرائض		۱۸	زمین و زمان تہارے لئے	۱۸
	فروع ہیں			مکین و مکان تہارے لئے	
۷	تشریح و تحقیق	۶	۱۹	تشریح و تحقیق	۱۹
۸	وہ زبان جس کو سب کن کی		۲۰	دھارے چلنے میں عطا کے وہ	۲۰
	کنجی کہیں			ہے قطرہ حیرا	
۹	تشریح و تحقیق	۷	۲۱	تشریح و تحقیق	۲۱
۱۰	سرور کہوں کہ مالک و مولیٰ		۲۲	باغ فردوس کو جاتے ہیں	۲۲
	کہوں تجھے			ہزاراں عرب	
۱۱	تشریح و تحقیق		۲۳	سوال و جواب	۲۳
۱۲	ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کر دیا	۸	۲۴	میرے کریم سے گر قطرہ کسی	۲۴
۱۳	تشریح و تحقیق			نے مانا	

ب

نمبر شمار	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱۵	تشریح و تحقیق	۱۳		حرام دوسرا رسول ﷺ کا	
۱۶	تشریح و تحقیق			دووں حرام برابر ہیں	
۱۷	تشریح و تحقیق	۱۴	۳۸	تشریح و تحقیق	۳۸
	نعمتیں یا نسا جس سمت وہ ذی		۳۹	وہ جہنم میں گیا جو ان سے	۳۹
	شان گیا			مستثنیٰ ہوا	
۱۸	تشریح و تحقیق		۴۰	حاکم و مختار نبی اکرم ﷺ نے	۴۰
۱۹	بحث دوم	۱۴		نہ کی ہر شئی کو حرام فرمادیا	
۲۰	اختیارات نبویہ کا ثبوت		۴۱	حرکت زبان اور قانون	۴۱
	احادیث نبویہ کی روشنی میں			رحمن	
۲۱	اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا		۴۲	ملک سخن کی شاعی تم کو رضا	۴۲
	کو عدت و فاق کا سوگ			مسلم	
	معاف فرمادیا		۴۳	دعوت نگر	۴۳
۲۲	ایک شخص نے صرف دو نمازیں		۴۴	زمین کے مالک اللہ اور	۴۴
	پڑھنے کی شرط پر اسلام قبول کیا			رسول ﷺ ہیں	
۲۳	تشریح و تحقیق	۱۵	۴۵	بحوالہ بخاری شریف	۴۵
۲۴	وہ جو دو کرم ہے شاہ بلخا حیرا		۴۶	مالک کو نہیں ہیں گو پاس	۴۶
۲۵	امت پر مساوی کو فرض			کچھ رکھتے نہیں	
	کرنے کا اختیار		۴۷	احمد مختار ﷺ کا لوگوں کو	۴۷
۲۶	خدا کی رضا چاہتے ہیں وہ عالم			غنی کرنا	
۲۷	حرام کی دو قسمیں ایک اللہ کا				

نمبر شمار	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۲۸	ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کر دیا	'		جائے گا	
۲۹	نبی مختار ﷺ دنیا و آخرت	'	۵۷	تشریح و تحقیق	۲۲
	میں کارساز ہیں		۵۸	ابو بکر و عمر عثمان و حیدر جس	'
۵۰	نور کے چشمے لہرائیں دریا	۱۹		کے بلبل ہیں	
	بہیں		۵۹	تشریح و تحقیق	'
۵۱	حضرت ربیعہ بن کعب	'	۶۰	سرور کبوں کہ مالک و مولیٰ	۲۳
	اسلمی رضی اللہ عنہ			کبوں تجھے	
۵۲	دنیا و آخرت کی تمام نعمتیں نبی	۲۰	۶۱	ایک صاحب کو جوانی میں ایک	'
	مختار ﷺ کے اختیار میں ہیں			بی بی کا دودھ پینے کی اجازت	
	جسے جو چاہیں عطا فرمائیں			دے دی اور اس سے حرمت	
۵۳	کل جہاں ملک اور جو کی	'		رضاعت ثابت فرمادی	
	روٹی غذا		۶۲	تشریح و تحقیق	'
۵۴	قیامت میں تمام اختیارات	'	۶۳	میں اک محتاج بے وقعت	۲۴
	نبی مختار ﷺ کو عطا کئے گئے			گدا تیرے	
	ہیں		۶۴	دو صاحبوں کو ریشمی کپڑے	'
۵۵	ہشت خلد آئیں وہاں	۲۱		پہننے کی اجازت دیدی	
	کب لطافت کو رضا		۶۵	نہ ہو مایوس آتی ہے صدا گور	'
۵۶	ذبت و وزخ کے داخلہ کا	'		غریباں سے	
	الہام خائفے راشدین کو دیا		۶۶	حضرت مولیٰ علی کرم اللہ	۲۵

نمبر شمار	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	عنوان	صفحہ
	و چہرہ کو بحالت جنابت مسجہ		۷۴	جس کے گھیرے میں ہیں	'
	میں رہتا مباح فرمایا			انبیاء و ملک	
۶۷	اصالت کل، امامت کل	'	۷۵	عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو بغیر	'
	سیادت کل امارت کل			حاضری جہاد کے مال	
۶۸	حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی	'		غنیمت عطا فرمایا	
	اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: اللہ		۷۶	خلق کے حاکم ہو تم رزق کے	'
	تیرے دنیا کے کام بنادے تیری			قاسم ہو تم	
	آخر خود مرے غم ہے		۷۷	تشریح و تحقیق	'
۶۹	سرعرش پر ہے تری گزردل	'	۷۸	سراۃ رضی اللہ کو سونے کے	'
	فرش پر ہے تری نظر			کنگن حضور علیہ السلام کی	
۷۰	براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو	۲۶		اجازت سے پہنائے گئے	
	سونے کی انگوشی پہننی جائز		۷۹	وہ دکن جن کی ہر بات دجی خدا	۳۰
	فرمادی		۸۰	معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو	'
۷۱	جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آ	۲۷		اپنی رعیت سے تحائف لینا	
	گیا			مطلال فرمایا	
۷۲	مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کو اپنا	'	۸۱	دھارے چلتے میں عطا کے وہ	'
	نام اور کنیت جمع کرنے کی			قطرہ تیرا	
	اجازت فرمادی		۸۲	ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ	'
۷۳	تشریح و تحقیق	۲۸		عنہا کے لئے عصر کے بعد دو	

نمبر شمار	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	عنوان	صفحہ
	رکعت نفل جائز فرمائیے	۹۲		حضور علی السلام کا فرمان اگر مجھے امت کی مشقت کا ڈرنہ ہوتا تو عشاء کی نماز کو دیر سے پڑھنے کا حکم فرمادیتا	
۸۳	اسی سرکار سے دنیا و دین ملتے ہیں مسائل کو	۳۱		تشریح و تحقیق	
۸۴	ایک صاحب کو بخار عین	۳۲		تشریح و تحقیق	
۸۵	نے کچھ میں نقصان کی صورت میں چیز واپس کرنے کا اختیار فرمادیا	۹۳		تم ہو جو اردو کریم تم ہو روف و رحیم	
	تشریح و تحقیق	۹۴		ابو ہریرہ کے لئے ششماہی	۳۵
۸۶	میں حاکم برایا تمہیں کا حکم عطایا			بکری کی قربانی جائز فرمادی	
۸۷	احکام شریعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سپرد میں جو پائیں اپنی طرف سے حکم فرمادیں دینی شریعت ہے	۹۶		خلق تمہاری جیل خلق تمہارا جلیل	
۸۸	ببخاری شریف اور مسلم شریف میں ہے	۹۷		نہی بخار صلی اللہ علیہ وسلم کی حکومت سورج چاند اور تمام آسمانوں اور زمین کی بادشاہی پر جاری ہے	۳۶
۸۹	شریف میں ہے	۹۸		عرش حق ہے مسند رفعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی	
۹۰	تشریح و تحقیق	۳۳		حضور نبی بخار صلی اللہ علیہ وسلم نے	
۹۱	ہم نے خطاء میں نہ کی تم نے خطاء میں نہ کی	۹۹		دولت کا گہوارے میں چاند	

نمبر شمار	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	عنوان	صفحہ
	سے باتیں کرنا اور چاند کا آپ کی انگلی مبارک کے اشارے سے حرکت کرنا			سر عرش پر ہے تری گذر دل فرش پر تری نظر	۱۰۰
	خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی گواہی کو دو مردوں کے برابر فرمادیا	۱۰۹		ام علیہ کو ایک جگہ نوہ کرنے کی رخصت بخش دی	۱۰۱
	ان کا منگنا پاؤں سے ٹھکرا دے وہ دنیا کا تاج	۱۱۰		ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں	۱۰۲
	تشریح و تحقیق	۱۱۱		نہی بخار صلی اللہ علیہ وسلم نے	۱۰۳
	ایک صحابی کے لئے روزہ کا کفارہ خود ہی کما لینا جائز قرار دے دیا	۱۱۲		اللہ تعالیٰ کی عطا ہے اللہ کے قیدی کی سزا بدل دی	۱۰۴
	تشریح و تحقیق	۱۱۳		تشریح و تحقیق	۱۰۵
	وا کیا جو دو کرم ہے شہ بطحا تیرا	۱۱۴		جب آگنی جوش رحمت پہ ان کی آنکھیں	۱۰۶
	تشریح و تحقیق	۱۱۵		اند میری قبریں نبی بخار عین نے روشن فرمادیں	۱۰۷
	تشیخ حدیث	۱۱۶		تشریح و تحقیق	۱۰۸
	حضور عین دنیا اور آخرت میں تمام مسلمانوں کے مددگار ہیں	۱۱۷		تشریح و تحقیق	۱۰۹
	تشریح و تحقیق	۱۱۸		اللہ میں عشق رخ شاہ کا داغ	۱۱۹

نمبر شمار	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	عنوان	صفحہ
	سکھانے کی رعایت			اپنے ذمہ لے لیا	
۱۲۰	تشریح و تحقیق	۴۲	۱۳۰	تشریح و تحقیق	
۱۲۱	آپ سلطان جہاں ہم بنوا		۱۳۱	وہ کنز نہاں یہ نور فشاں وہ کن	
۱۲۲	وہی اب ہے جس نے تجھ کو			سے عیاں یہ بزم فکاں	
	ہم تن کریم بنایا		۱۳۲	نبی اکرم ﷺ نے ہر نیک بندے	۴۵
۱۲۳	نبی اکرم ﷺ نے جنت کا			کیلے جنت کی ضمانت فرمائی	
	چشمہ حضرت عثمان غنی رضی		۱۳۳	تشریح و تحقیق	
	اللہ عزہ کے ہاتھ بیچ ڈالا		۱۳۴	جہاں میں جن جن میں سمن	
۱۲۴	تشریح و تحقیق	۴۳		سمن میں پھین پھین میں دلہن	
۱۲۵	تجھ سے اور جنت سے کیا		۱۳۵	ہفتہ کو علی الصبح کسی حاجت کی	
	مطلب و بابی دور ہو			تلاش میں جائے نبی اکرم	
۱۲۶	نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے			ﷺ اس کی حاجت روائی	
	جنت عثمان غنی رضی اللہ عنہ			کے ذمہ دار ہیں	
	کے ہاتھ بیچ ڈالی		۱۳۶	تشریح و تحقیق	۴۶
۱۲۷	تشریح و تحقیق	۴۴	۱۳۷	تم ہو جو ادو کریم تم ہو روف و	
۱۲۸	کچھ خبر بھی ہے فقیر و آج وہ			رحیم	
	دن ہے کہ وہ		۱۳۸	زمین کے تمام خزانوں کی	
۱۲۹	نبی اکرم ﷺ نے حضرت			پایاں حضور علیہ السلام کے	
	ظہر رضی اللہ عنہ کو جنت دینا			ہاتھوں میں	

نمبر شمار	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱۳۹	تشریح و تحقیق		۱۴۹	مکرمین کی دلیل کا جواب	
۱۴۰	میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو		۱۵۰	پہلی بحث	
	مالک کے حبیب		۱۵۱	دوسری بحث	۵۰
۱۴۱	بحث سوئم	۴۷	۱۵۲	تیسری بحث	
۱۴۲	نبی مختار کو مالک و مختار کہنا		۱۵۳	چوتھی بحث	
	شرک نہیں ہے		۱۵۴	خلاصہ جواب	
۱۴۳	مکرمین کی دلیل		۱۵۵	وہابیوں کی ہدایتی	۵۱
۱۴۴	شرک کا لغوی معنی		۱۵۶	دعوت فکر	
۱۴۵	شرک کا شرعی معنی	۴۸	۱۵۷	لفظ مالک و مختار کی تحقیق	
۱۴۶	اقسام شرک	۴۹	۱۵۸	مقدمہ اولی	
۱۴۷	اللہ کی ذات میں شرک		۱۵۹	مقدمہ ثانیہ	۵۲
۱۴۸	اللہ کی صفات میں شرک		۱۶۰	وہابیہ اور دیانہ کی عبادات کفریہ	۵۳

جملہ حقوق بحق مسنف محفوظ ہیں

نام کتاب : خالق کل نے آج کو مالک کل بنا دیا
مؤلف : مفتی غلام محمد بن محمد انور شرر چوہدری ہندیا لوی
طبع اول : ۲۰۰۰ء
تعداد : ۱۱۰۰

ملنے کے پتے

سنی کتب خانہ - دربار مارکیٹ لاہور
مسلم کتاب دکان - دربار مارکیٹ لاہور
مکتبہ قاریہ - دربار مارکیٹ لاہور
مکتبہ نبویہ - سچ بخش روڈ لاہور
مدینہ مسجد - اللہ بخش روڈ واکرم پارک مصری شاہ لاہور

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ نبی مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مالک کل اور مختار کل کہنا جائز ہے یا کہ نہیں اگر جائز ہے تو قرآن و سنت کے دلائل کی روشنی میں وضاحت فرمائیں نیز دلائل ہندی اور وہابی یہ کہتے ہیں کہ مالک اور مختار تو ایک ہی ذات ہے لہذا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مالک کل اور مختار کل کہنا شرک ہے۔ ہم اس مسئلہ کی وضاحت چاہتے ہیں کہ حضور علیہ السلام کو مالک و مختار کہنا شرک ہے یا کہ نہیں اگر شرک نہیں ہے تو اس عقیدہ کو ایسے مضبوط دلائل سے بیان کیا جائے کہ غیر مقلدین کے عقیدہ کا خبیث درخت جڑ سے ہی کٹ جائے۔ بیہودہ جروا۔

الاستفتی قاری خلیل احمد

بن غلام محمد بن محمد

انور جامعہ نبویہ

ناظر کالونی شری قیور روڈ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الجواب بعون الوهاب

نحمد الله على ما اعطانا رسوله المختار و نصلی و نسلم على دافع
البلاء و الوباء و القحط و المرض و الالام سيدنا و مولانا و فاسمنا و ناهنا
و امرنا و ناصرنا و شافعنا و مالکنا و ماورنا محمد صلی الله عليه وسلم
رحمة للعالمين و مالک الارض و رقاب الأمم و على اله و صحبه
اجمعين اما بعد قال الفقير غلام محمد المحمدي المني الحنفي
النقشبندی المجددی الشری قیوری البندی الموی الفتوی الموی۔

مختصر جواب تین بحثوں میں ناظرین کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔

پہلی بحث

اختیارات نبوی کا ثبوت قرآنی آیات کی روشنی میں

دوسری بحث

اختیارات نبوی کا ثبوت احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشنی میں

تیسری بحث

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مالک و مختار کہنا شرک نہیں ہے۔

پیش لفظ

اللہ جل جلالہ حکیم ہے اس کے ہر کام میں حکمت ہوا کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہاتھوں کو پیدا فرمایا ان کو کسی چیز سے ڈھانپا نہیں ہے کیونکہ یہ ہاتھ ہر آدمی کو نظر آ رہے ہیں اسی طرح پاؤں کا حال ہے ان کو بھی کسی چیز سے ڈھانپا نہیں گیا اسی طرح اور اعضاء کا حال ہے مگر زبان ایک ایسا گوشت کا ٹکڑا ہے اس کو ایک خیمہ میں محفوظ کر کے پھر بھی اسے ایسے نہیں چھوڑا گیا بلکہ ہونٹوں کے دو دروازے لگا کر اس کو بکڑ دیا۔ پھر بھی اسے ایسے نہیں چھوڑا گیا بلکہ اس کی حفاظت کے لئے دانتوں کے سخت ترین سپاہی اس کے سامنے کھڑے کر دیئے۔ آخر کیوں؟ حکمت ضرور ہے۔ اس میں یہ حکمت بھی ممکن ہے کہ اس میں یہ اشارہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس کو محفوظ اور مستور رکھ کر گویا کہ یہ بتایا گیا ہے کہ اس نرم و نازک گوشت کے ٹکڑے کو احتیاط سے حرکت دی جائے کیونکہ اس کی حرکت کفر اور ایمان کا سبب بنتی ہے۔ المختصر زبان ایک گوشت کا ٹکڑا ہے اس کی حرکتیں دو قسم کی ہیں۔ ایک حرکت سے انسان کافر ہو جاتا ہے اور دوسری قسم کی حرکت سے انسان مومن ہو جاتا ہے حضور علیہ السلام کی ادنیٰ گستاخی سے مرنے بھرنے کی عبادات اور اعمال صالحہ ضائع ہو جاتے ہیں۔ اگر زبان کی حرکت سے یہ کلمات نکالے جائیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی چیز کے مالک و مختار نہیں اور کسی کو بھی نفع نہیں دے سکتے۔ اس قسم کی ادنیٰ گستاخی سے انسان ایمان سے خارج ہو جائے گا اور مرتد ہو جائے گا المختصر بارگاہ رسالت میں بے ادبی کرنے والوں کے منہ سے ایسی بدبو نکلتی ہے کہ جس کو جانور معلوم کر لیتے ہیں کہ گستاخ کا منہ یہ ہے۔ اس واقعہ سے ایسے لوگوں کو عبرت حاصل ہونی چاہئے جن کی زبانیں اور قلمیں ہر وقت گستاخی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں لگی رہتی ہیں۔ مگر ہم ان زبانوں اور قلموں کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں جو عظمت مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے ہر وقت تیار رہتی ہیں ایسا قلم جو محبوب خدا کی تعریف میں چلے اور ان کے مالک و مختار ہونے کے بیان میں چلے ایسے علماء کی قلموں کی سیاحت پر اللہ قدس بھی فخر فرماتا ہے جیسا کہ مجالس سینہ کے سنی نمبر ۱۰۹ پر ہے۔

ثبت ید ابی لہب و تب۔ یہ اللہ تعالیٰ نے اس وقت فرمایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صفا پہاڑ پر عرب کے لوگوں کو دعوت دی ہر طرف سے لوگ آئے اور حضور نبی مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے اپنے صدق و امانت کی شہادتیں لینے کے بعد فرمایا۔ انی لکم نذیر بین یدی عذاب شدید یعنی میں تمہیں سخت عذاب سے ڈرانے والا ہوں۔ اس پر ابولہب نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا تھا کہ تم جاؤ کیا تم نے ہمیں اس لئے جمع کیا تھا اس پر سورت نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے جواب دیا کہ جاؤ ابولہب کے دونوں ہاتھ یعنی وہ خود تباہ ہو جائے اور وہ تباہ ہو ہی گیا۔ تو ابولہب نے اپنے بیٹوں کو بلا کر کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹیاں دے دو ورنہ میں تم کو اپنی میراث سے محروم کر دوں گا۔ چنانچہ عتیبہ نے تو بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر معذرت کر کے طلاق دی اور عتیبہ نے گستاخی سے طلاق دی۔ اللہ تعالیٰ کے محبوب نے فرمایا کہ اے اللہ اپنے کسی کتے کو مقرر فرما جو اس کو سزا دے۔ عتیبہ یہ سن کر کانپ گیا، آکر ابولہب سے کہا۔ ابولہب بولا۔ اب میرے بیٹے کی خیر نہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بددعا اس کے پیچھے پڑ گئی۔ ہر طرح اس کی نگرانی رکھنے لگا۔ اتفاقاً عتیبہ ایک دفعہ تجارتی قافلہ کا سردار ہو کر شام کو گیا ایک جگہ رات پڑ گئی اور قافلہ والے سو گئے تو جھاڑی سے ایک شیر نکلا ہر ایک کا منہ سو گھٹا پھر اسب کو سو گھٹ کر چھوڑ دیا مگر عتیبہ کا منہ سو گھٹ کر اس کو پھاڑ ڈالا۔ معلوم ہو گیا کہ بارگاہ مصطفوی میں بے ادبی کرنے والوں کے منہ سے ایسی بدبو نکلتی ہے کہ جس کو جانور معلوم کر لیتے ہیں کہ گستاخ کا منہ یہ ہے۔ اس واقعہ سے ایسے لوگوں کو عبرت حاصل ہونی چاہئے جن کی زبانیں اور قلمیں ہر وقت گستاخی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں لگی رہتی ہیں۔ مگر ہم ان زبانوں اور قلموں کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں جو عظمت مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے ہر وقت تیار رہتی ہیں ایسا قلم جو محبوب خدا کی تعریف میں چلے اور ان کے مالک و مختار ہونے کے بیان میں چلے ایسے علماء کی قلموں کی سیاحت پر اللہ قدس بھی فخر فرماتا ہے جیسا کہ مجالس سینہ کے سنی نمبر ۱۰۹ پر ہے۔

عن ابن عباس انه قال ان الله
يباهي الملائكة بمداد العلماء
كما يباهي بدم الشهيد
(مجالس سید ص ۱۰۹)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے
مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ
علماء کی سیاہی سے فرشتوں کے سامنے
فخر فرماتا ہے جیسا کہ شہید کے خون سے
فخر فرماتا ہے۔

اللہ قدوس فقیر کے قلم میں بھی قوت عطا فرمائے۔ جب تک جسم میں جان ہے رسول
عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل بیان کرنے میں چٹا رہے۔
آمین۔ بجاہ نبی الامین۔

بحث اول

نبی مختار ﷺ کے اختیارات کا ثبوت قرآنی آیات سے

۱۔ وما اتکم الرسول فخذوه وما
نہکم عنه فانہوا
(سورہ انشراح ۲۸۔ آیت ۷۔ رکوع ۳)

اور جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم تمہیں وطا فرمائیں اسے لے لو اور
جس سے منع فرمائیں اس سے رک
جاؤ۔

تشریح و تحقیق

اس آیت مبارکہ سے مسئلہ معلوم ہو گیا کہ نبی مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت ہر
امر میں واجب ہے اور آپ کی مخالفت حرام ہے اور احمد مختار صلی اللہ علیہ وسلم شریعت کے
مالک اور مختار ہیں۔

ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروغ میں
اسل اصول بندگی اس تابور کی ہے

۲۔ یا ایہا الذین امنوا استجیبوا للہ
واللرسل اذا دعاکم۔
(سورہ انفال پ ۹۔ رکوع ۱۰۔ آیت ۲۲)

اے ایمان والو! اللہ اور رسول کے
بلانے پر فوراً حاضر ہو جاؤ جب رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم کو بلائیں۔

تشریح و تحقیق

اس آیت مبارکہ سے مسئلہ واضح ہو گیا کہ حضور علیہ السلام جب بلائیں تو تمہیں ہر حالت
میں بارگاہ مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہو جانا ضروری ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا بلانا اللہ ہی کا بلانا ہے۔ نیز ہمارا حاضر ہو جانا اس لئے ضروری ہے کہ ہم حضور
علیہ السلام کے غلام اور عبد ہیں اور نبی مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے مالک ہیں۔ اسی لئے تو
اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے محبوب کے بلانے پر فوراً حاضر ہو جایا کرو۔ جیسا کہ بخاری شریف
میں سعید بن معلی سے مروی ہے کہ فرماتے ہیں کہ میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا مجھے رسول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے بلایا۔ میں نے جواب نہ دیا۔ پھر میں نے بارگاہ مصطفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نماز نماز پڑھ رہا تھا۔ نبی مختار صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کے
بلانے پر حاضر ہو جایا کرو۔ اس حدیث مبارکہ کی روشنی میں مسئلہ معلوم ہو گیا کہ حضور علیہ السلام
کا مطلب یہ تھا کہ جس حالت میں بھی تم ہو (اگرچہ نماز میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے بلانے پر حاضر ہو جایا کرو۔

وہ زباں جس کو سب کن کی کنی کہیں

اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

۳۔ یا مرہم بالمعروف وینہم عن
المنکر ویحل لہم الطیب ویحرم
علیہم الخبث و یضع عنہم
اصروہم والا غلال الی کانت

رسول اللہ ﷺ انہیں بھلائی کا حکم
فرمائیں گے اور انہیں برائی سے منع
فرمائیں گے اور ان کے لئے پاک اور
ستھری چیزوں کو حلال فرمائیں گے اور

عليهم.

(سورہ اعراف پ ۹۔ رکوع ۹۔ آیت ۱۵۷)
پلید اور گندی اور ناپاک چیزوں کو ان پر
حرام فرمائیں گے اور ان سے بوجھ اور
جو گلے کے پھندے جو ان پر تھے
اتاریں گے۔

تشریح و تحقیق

اس آیت کا ہر جملہ حضور علی السلام کے مالک و مختار ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ پہلے
جملہ میں اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کو آمر اور حاکم فرمایا اور دوسرے جملے میں ناہمی اور منع کرنے
والا فرمایا اور تیسرے جملہ میں تحلیل اور حلال کرنے والا فرمایا اور چوتھے جملہ میں محرم اور حرام
کرنے والا فرمایا اور پانچویں جملہ میں دفع بلیات اور مشکلات آسان کرنے والا فرمایا۔
مذکورہ آیت کے تمام جملوں میں غور فرمانے سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اللہ نے اپنے حبیب ﷺ کو
احکام شریعہ کا مختار کل بنا دیا جو چیز چاہیں حرام یا حلال فرمائیں۔

سورہ کہوں کہ مالک و مولیٰ کہوں تجھے
باغ ظلیل کا گل زیبا کہوں تجھے

۳۔ و مانقموا الا ان اغنهم الله و
رسوله من فضلم
(سورہ توبہ پ ۱۰۔ رکوع ۱۶۔ آیت ۷۲) کر دیا۔
اور انہیں صرف یہی برا لگا کہ اللہ اور اس
کے رسول نے انہیں اپنے فضل سے غنی

تشریح و تحقیق

تشریح: اس آیت میں اللہ نے یہ فرمایا ہے کہ میرے حبیب ﷺ رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم
بھی لوگوں کو غنی کرتے ہیں اور مالدار فرماتے ہیں اور غنی دوسرے کو دہی کر سکتا ہے جو خود بھی
غنی ہو اور دوسرے کو غنی اور مالدار کرنے کا اختیار بھی رکھتا ہو۔ صلی اللہ علی النبی
الامی المختار۔

ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کر دیا
موج بحرِ مساحت پہ لاکھوں سلام

۵۔ ولوانهم رضوا ما اثمهم الله و
رسوله و قالوا حسبنا الله سيؤتينا
الله من فضله و رسوله انا الى الله
راغبون۔
(سورہ توبہ پ ۱۰۔ رکوع ۱۳۔ آیت ۵۹)
اور کیا اچھا ہوتا اگر وہ اسی پر راضی
ہوتے جو اللہ اور رسول نے ان کو دیا
اور کہتے کہ ہمیں اللہ کافی ہے اب
ہمیں دے گا اللہ اور اس کا رسول
اپنے فضل سے ہمیں اللہ تعالیٰ کی
طرف رغبت ہے۔

تشریح و تحقیق

اس آیت مبارکہ میں دو جملوں میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے حبیب بھی مخلوق کو دیتے
ہیں اور دے چکے بھی ہیں۔ آیت مبارکہ میں تو معلوم ہو گیا دینے والا اللہ بھی ہے اور اس کا
رسول بھی ہے اور یہ بھی معلوم ہو گیا کہ کن کو دیتے ہیں مگر یہ ذکر نہیں کیا گیا کہ کیا دیتے ہیں
تو یہاں ایک قاعدہ کی روشنی میں مسئلہ واضح ہو گیا اور قاعدہ یہ ہے کہ مفعول کو ذکر (یعنی یہاں
جو چیز دینی ہے ذکر نہیں ہوئی) نہ کیا جائے تو پھر اس سے مراد عام ہوتا ہے یعنی عام یہ ہے کہ
اللہ بھی ہر چیز عطا کرتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ہر چیز عطا کرتے ہیں۔

کریم ایسا ملا کہ جس کے کھلے ہیں ہاتھ اور بھرے خزانے

بناؤ اے مفلس! کہ پھر کیوں تمہارا دل اضطراب میں ہے

۶۔ وما كان لمومن ولا مومنة اذا
قضى الله و رسول امرا ان يكون
لهم الخيرة من امرهم۔
(سورہ احزاب پارہ ۲۲۔ رکوع ۲۔ آیت ۲۶)
نہ کسی مسلمان مرد نہ مسلمان عورت کو یہ
حق ہے کہ جب اللہ اور اس کے رسول
کچھ حکم فرمادیں تو انہیں اپنے معاملہ کا
کچھ اختیار ہو۔

تشریح و تحقیق

یہ آیت مبارکہ نہ نب بنت جحش اور ان کے بھائی عبداللہ بن جحش اور ان کی والدہ امیمہ بنت عبدالمطلب کے حق میں نازل ہوئی۔ امیمہ حضور سید عالم ﷺ کی پھوپھی تھیں واقعہ یہ تھا کہ زید بن حارثہ جن کو رسول اللہ ﷺ نے آزاد کیا تھا اور وہ حضور علیہ السلام ہی کی خدمت میں رہتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے نکاح کا پیغام حضرت نہ نب بنت جحش کو دیا۔ حضرت نہ نب بنت جحش خاندان قریش کی بڑی عزت والی بی بی تھیں اور حضرت زید رضی اللہ عنہ قریشی نہ تھے لہذا حضرت نہ نب اور ان کے بھائی رضی اللہ عنہما اس بات پر راضی نہ ہوئے کیونکہ نکاح میں کفو کا خیال رکھا جاتا ہے اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی اس آیت کے نزول کے بعد سب کو راضی ہونا پڑا اور نکاح ہو گیا۔ اس حدیث مبارکہ نے مسئلہ کو واضح کر دیا کہ حضور علیہ السلام ہر مسلمان کی جان، مال اور اولاد کے مالک اور مختار کل ہیں اور ایسے مالک و مختار میں رسول اللہ ﷺ کے اختیار اور حکم کے سامنے کسی کو اپنی جان، مال اور اولاد کا کوئی اختیار نہیں رہتا۔

حضور علیہ السلام کے حکم کے بعد اختیار کی حیثیت

مسئلہ یہ ہے کہ بالغہ عورت کو اپنے نکاح کا اختیار ہے جہاں چاہے کر سکتی ہے مگر سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کے بعد اختیار کی کوئی حیثیت باقی نہیں رہتی اور بالغہ عورت کا اختیار ختم ہو جاتا ہے۔

مسلمان مرد حضور ﷺ کے غلام اور عورتیں لونڈیاں ہیں

حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا ہر مسلمان مرد ہو یا عورت بادشاہ ہو یا فقیر سب حضور کے غلام اور لونڈیاں اور حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب کے مولا اور آقا ہیں۔ قاعدہ یہ ہے کہ مولا کو اختیار ہوا کرتا ہے کہ جہاں چاہے لونڈی کا نکاح کر دے۔

زمین و زماں تمہارے لئے مکین و مکاں تمہارے لئے

چین و چٹاں تمہارے لئے بنے دو جہاں تمہارے لئے

۷۔ ولسوف یعطیک ربک (اے نبی مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

فترضی (سورہ الفتحی۔ پ ۳۰۔ رکوع ۱۸۔ آیت ۵) آپ کو آپ کا رب اتنا عطا کرے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔

تشریح و تحقیق

اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوا اللہ تعالیٰ نے نبی مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب کچھ عطا فرمائے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہاں یہ بھی بخوبی معلوم ہو گیا کہ عطا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے اور جس کو عطا کیا جا رہا ہے وہ حبیب اللہ ہیں مگر جو چیز عطا کی جائے گی اس کا ذکر نہیں کیا گیا۔ علم معانی کا قاعدہ یہ ہے کہ اگر مفعول (مثلاً یہاں جو چیز عطا کی جائے گی اس کا ذکر نہیں کیا گیا) کو ذکر نہ کیا اور حذف کر دیا جائے تو یہ ذکر نہ کرنا اس لئے ہوتا ہے کہ اس سے مراد ہر چیز ہوتی ہے جیسا کہ مختصر المعانی کی اس عبارت سے خوب واضح ہو رہا ہے کہ واما للتعمیم فی المفعول مع الاختصار صاحب تلخیص المفتاح نے مفعول کے حذف کرنے کی کئی وجوہ بیان فرمائیں ان میں ایک یہ ہے کہ کبھی مفعول کو حذف اس لئے کیا جاتا ہے کہ جب مراد عام لی جائے اور ہر چیز مقصود ہو جیسا کہ آپ راضی ہو جائیں گے اور جو چیز عطا کرنی ہے اس کا ذکر نہیں کیا جس سے مسئلہ واضح ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کو ہر چیز عطا کرتا ہے اور عطا کرتا رہے گا۔ آیت مبارکہ میں يعطی کا ذکر ہے اور یہ مضارع کا صیغہ ہے جس میں حال اور مستقبل دونوں زمانے پائے جاتے ہیں یعنی اب بھی اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے اور مستقبل میں بھی عطا فرماتا رہے گا۔ اللہ کی عطائیں محبوب پر پہلے سے بھی بڑھتی جا رہی ہیں جیسے جیسے مسئلوں کی تعداد بڑھتی جاتی ہے نبی مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عطائیں بھی بڑھی جا رہی ہیں۔

وہارے چلتے ہیں عطا کے وہ ہے قطرہ تیرا

تارے کھلتے ہیں سنا کے وہ ہے ذرہ تیرا

۸۔ ووجدک عانلاً فاغنی
اللہ تعالیٰ نے آپ کو (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) حاجت مند پایا پس آپ کو غنی کر دیا۔
(سورہ الضحیٰ پ ۳۰۔ رکوع ۱۸۔ آیت ۸)

تشریح و تحقیق

آیت کریمہ سے نبی مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مختار کل ہونا سورج کی طرح روشن اور واضح ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاجت مند پایا یعنی محبوب خدا ہر چیز میں اللہ کی طرف محتاج ہیں تو اللہ قدوس نے محبوب کو ہر چیز میں غنی کر دیا۔ یہاں اغنی فرمایا گیا ہے جو ماضی کا سینہ ہے معنی یہ ہوا کہ اللہ قدوس اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غنی کر چکا ہے آگے یہاں بھی ذکر نہیں کیا گیا کہ کس چیز میں غنی کیا ہے جس سے معلوم ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دولت، علم، حلم، خلق، جنت اور شریعت دے کر غنی کر دیا۔ قرآن حکیم میں غنی کرنے کا تو ذکر کیا گیا ہے مگر سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غنی کرنے کے بعد ہر چیز اپنے محبوب سے واپس لے لی ہو اور اس واپس لینے کا ذکر قرآن اور حدیث میں کہیں بھی نہیں آیا لہذا معلوم ہوا کہ سید عالم قیامت تک اور قیامت کے بعد جنت میں بھی غنی ہیں اور ہر چیز اپنی امت کو عطا فرما رہے ہیں اور فرماتے رہیں گے۔

باغ فردوس کو جاتے ہیں ہزاران عرب

ہائے صحرائے عرب ہائے بیان عرب

سوال: حضور علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے عانلاً فرمایا یعنی حاجت مند فرمایا اور جو

خود نبی حاجت مند اور محتاج ہے وہ دوسرے کے لئے کیا اختیار رکھتا ہے۔

جواب: حضور علیہ السلام اللہ کی طرف حاجت چاہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے محتاج ہیں

اور کسی غیر کے محتاج نہیں لہذا یہ ہمارے دعویٰ کے خلاف نہیں ہے ہمارا دعویٰ بھی یہی ہے کہ نبی مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر چیز اللہ تعالیٰ سے لیتے ہیں اور مخلوق میں تقسیم کرتے ہیں۔

۹۔ انا اعطینک الکواثر
اے نبی مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم (سورہ الکواثر۔ پ ۳۰۔ رکوع ۳۳۔ آیت ۱) نے آپ کو بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں (کنز الایمان)

تشریح و تحقیق

اس آیت مبارک میں دو لفظ قابل وضاحت ہیں ایک تو کواثر دوسرا اعطینا۔ کواثر سے بہت سی چیزیں مراد لی جاسکتی ہیں۔ ۱۔ حوض کوثر۔ ۲۔ بہت بھلائی۔ ۳۔ بہت امت۔ ۴۔ مقام محمود۔ ۵۔ شفاعت کبریٰ۔ ۶۔ بہت سے معجزات۔ ۷۔ دنیاوی غلبہ۔ ۸۔ ملکوں کی فتوحات۔ ۹۔ ساری مخلوق پر بزرگی۔ ۱۰۔ عالم کثرت یعنی اللہ کے سوا تمام مخلوقات جو بھی مراد لیا جائے صحیح ہے۔ خلاصہ بحث یہ ہوا کہ خالق کل نے اپنے حبیب کو مالک کل بنا دیا اور دوسرا اعطینا جو زمانہ ماضی پر دلالت کرتا ہے جس کا معنی یہ ہوا کہ نبی مختار کو ہر چیز عطا ہو چکی ہے اور ملک اور قبضہ بھی ثابت ہو چکا ہے۔

میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا

دریا بہا دیئے ہیں در بے بہا دیئے ہیں

۱۰۔ اخدمن اموالهم صدقة
تطهرهم و نزکیهم بها وصل
علیہم ان صلوتک سکین لہم
(سورہ توبہ پ ۱۱۔ رکوع ۲۔ آیت ۱۰۳)

اے نبی مختار توبہ کرنے والوں کے مالوں سے صدقہ لے لیں آپ انہیں پاک اور ستھرا کر دیں گناہوں سے صدقہ کے سبب اور آپ دعا رحمت کریں ان کے حق میں بے شک آپ کی دعا ان کے دلوں کا چین ہے۔

تشریح و تحقیق

اس آیت میں حضور علیہ السلام کو یہ حکم ہو رہا ہے کہ آپ انہیں گناہوں سے پاک اور صاف ستھرا فرمائیں اور ان کے لئے دعا خیر فرمائیں الغرض پاک کرنا، ستھرا کرنا اور دعا اور سفارش کرنا بغیر اختیار کے نہیں ہو سکتا لہذا معلوم ہوا کہ نبی مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا مختار بنا دیا۔

نعتیں بانٹنا جس سمت وہ ذی شان گیا
ساتھ ہی منشی رحمت کا قلمدان گیا

۱۔ هو الذی بعث فی الامیین رسولاً منهم یتلوا علیہم ایۃ و یرکبہم و یعلمہم الکتب والحکمة الایۃ (سورہ محمد پ ۱۸۔ رکوع ۱۱۔ آیت ۲)
وہی اللہ ہے جس نے ان پڑھوں میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا کہ ان پر اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھتے ہیں اور انہیں پاک کرتے ہیں اور انہیں کتاب اور حکمت کا علم عطا فرماتے ہیں۔

تشریح و تحقیق

اس آیت مبارکہ سے حضور علیہ السلام کا اختیار ثابت ہونا پوشیدہ نہیں کہ آپ قیامت تک امت کو پاک کرتے رہیں گے اور علم عطا فرماتے رہیں گے۔

بحث دوم

اختیارات نبویہ ﷺ کا ثبوت احادیث نبویہ ﷺ کی روشنی میں

اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کو عدت و وفات کا سوگ معاف فرمادیا

طبقات ابن سعد میں حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب ان کے شوہر اول جعفر طیار رضی اللہ عنہ شہید ہوئے سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ تسلمنی ثلاثاً من اصنعی ما شئت یعنی تین دن ہار سنگار سے الگ رہو پھر جو چاہو کرو۔ یہاں حضور نبی مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو اس حکم سے استثناء فرمادیا کہ عورت کو شوہر پر چار مہینے دس دن سوگ واجب ہے مگر نبی مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو یہ معاف فرمادیا۔

ایک شخص نے صرف دو نمازیں پڑھنے کی شرط پر اسلام قبول کیا

حدثنا محمد بن جعفر ثنا عن قتادة عن نصر بن عاصم عن رجل منهم رضی اللہ عنہ انہ اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فاسلم علی انہ لا یصلی الا صلاتین و قبل ذالک منهم (مسند امام احمد)

یعنی ایک صاحب خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہو کر اس شرط پر اسلام لائے کہ صرف دو ہی نمازیں پڑھا کروں گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول فرمالیا۔ اس حدیث سے خوب واضح ہو گیا کہ نبی مختار صلی اللہ علیہ وسلم احکام شریعت کے اللہ تعالیٰ کی عطا سے مختار کل ہیں۔ حبیب مختار اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عطاؤں اور آپ کے ابر رحمت کی بارشیں امت مصطفویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دنیا، قبر، حشر اور جنت میں ہمیشہ برستی رہیں گی۔

تشریح و تحقیق

ہر مسلمان عاقل بالغ پر پانچ نمازیں فرض ہیں۔ پانچ میں سے کم نہیں کر سکتا۔ جو پانچوں میں سے ایک بھی کم کرے گا وہ شریعت کے خلاف کرے گا پانچ میں سے کوئی ایک بھی کم نہیں کر سکتا مگر مالک و مختار نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں اسلام قبول کرنے والا شخص آیا اور آکر عرض کیا کہ میں صرف دو ہی نماز پڑھا کروں گا۔ حضور نبی مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں فرمایا کہ پانچ نمازیں فرض ہیں ان سے کمی نہیں ہو سکتی بلکہ مالک مختار کل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں تو دو ہی پڑھ لیا کر۔ اب قارئین کی خدمت میں دعوت انصاف ہے کہ نبی مختار کے مختار کل ہونے کا اس سے بڑا ثبوت اور کیا ہو سکتا ہے۔

وہ جو د و کرم ہے شاہ بظہا تیرا
نہیں سنتا ہی نہیں مانگتے والا تیرا

امت پر مسواک کو فرض کرنے کا اختیار

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔

لولا ان اشدق علی امتی لا مرتهم
بالسواک عند کل صلوۃ۔
اگر مجھے اپنی امت پر مشقت اور دشواری
کا خیال نہ ہوتا تو میں ان پر فرض فرما دیتا
(مالک۔ احمد۔ بخاری۔ مسلم۔ نسائی۔ ابن ماجہ)
کہ ہر نماز کے وقت مسواک کریں۔ علماء
فرماتے ہیں یہ حدیث متواتر ہے۔

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد ﷺ

حرام کی دو قسمیں ہیں، ایک اللہ کا حرام دوسرا
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا، دونوں حرام برابر ہیں

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فتح مکہ کے سال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔
ان الله و رسوله حرم بيع الخمر
والميتة و الخنزير و الاصنام۔
بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول
نے حرام کر دیا شراب، مردار، سورا اور
بتوں کا پوجنا۔
(بخاری و مسلم)

تشریح و تحقیق

اس حدیث شریف سے حرام کی دو قسمیں معلوم ہوئی ہیں۔ ایک وہ ہے جس کو اللہ نے
حرام فرمایا ہے اور دوسرا وہ ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حرام فرمایا۔
وہ جہنم میں گیا جو ان سے مستغنی ہوا
ہے ظلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ ﷺ کی

حاکم و مختار نبی اکرم ﷺ نے نشہ کی ہر شے کو حرام فرما دیا

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔
لا تشرب مسکرا فانی حرمت کل
نشہ کی کوئی چیز نہ بنی کہ بیشک نشہ کی ہر
شے میں نے حرام کر دی ہے۔
مسکر (نسائی شریف)

حرکت زبان اور قانون رحمٰن

حضرت مقدم بن مدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم فرماتے ہیں سن لو مجھے قرآن کے ساتھ اس کا مثل ملا یعنی حدیث شریف۔ دیکھو کوئی
پیٹ بھرا اپنے تخت پر بیٹھا (تکبر سے) یہ نہ کہے کہ یہی قرآن لئے رہو جو اس قرآن میں
حلال ہے اے حلال جانو جو اس میں حرام ہے اے حرام مانو (یعنی قرآن کے علاوہ نہ کوئی

چیز حرام مانو نہ حلال)

وان ما حرم رسول الله مثل ما حرم
 جو کچھ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
 حرام کیا وہ بھی اسی کی مثل ہے جسے اللہ تعالیٰ
 نے حرام کیا۔ (احمد۔ دارمی۔ ابوداؤد۔
 ترمذی۔ ابن ماجہ)

تشریح و تحقیق

ملک سخن کی شاہی تم کو رضا مسلم
 جس سمت آگئے ہو سکے بٹھا دیئے ہیں
 دعوت فکر: اس حدیث شریف نے تمام مسائل حل فرمادیئے کہ اللہ قدوس نے
 اپنے حبیب مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شریعت کا مالک و مختار بنا دیا۔ جو لوگ حضور نبی اکرم
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اختیارات کو نہیں مانتے، انہیں اس حدیث شریف سے سبق حاصل
 کرنا چاہئے۔

زمین کے مالک اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی گئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم فرماتے ہیں۔

موتان الارض لله و رسوله جوزمین کسی کی ملک نہیں وہ اللہ اور اللہ
 کے رسول کی ہے۔ (البیہقی)

بحوالہ بخاری شریف

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 فرماتے ہیں۔

اعلموا ان الارض لله و لرسوله جان لو کہ زمین کے مالک اللہ اور اس
 کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ (بخاری باب الجہاد)

مالک کو زمین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں
 دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

احمد مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لوگوں کو غنی کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہے جب ابن جمیل نے زکوٰۃ دینے
 میں کمی کی تو سید عالم مفتی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

ما ينقم ابن جميل الا انه كان فقيرا ابن جمیل کو کیا برا لگا صرف یہی کیا کہ وہ
 افغانہ اللہ و رسوله محتاج تھا اللہ اور اس کے رسول نے
 اسے غنی کر دیا۔ حضور علیہ السلام لوگوں کو
 غنی کر دیتے ہیں۔

ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کر دیا
 موج بحر ساحت پہ لاکھوں سلام

نبی مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا و آخرت میں کارساز ہیں

جب سیدنا حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی حضور نبی مختار صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم ان کے یہاں تشریف لے گئے اور ان کے یتیم بچوں کو یاد فرمایا۔ وہ حاضر ہوئے۔
 حضرت عبد اللہ بن جعفر طیار رضی اللہ عنہ اسے بیان کر کے فرماتے ہیں۔ فجاءت امنا
 فذكرت يتيمنا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم العيلة تخافين
 عليهم وانا وليهم في الدنيا والاخرة۔ (احمد۔ طبرانی۔ ابن عساکر)

میری ماں حاضر ہو کر حضور پناہ بیگناں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہماری یتیمی کی

شکایت کی۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا ان پر محتاجی کا خوف کرتی ہو حالانکہ میں ان کا ولی و کار ساز ہوں دنیا و آخرت میں۔

نور کے چشمے لہرائیں دریا بھیں
انگیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام

حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ

کا نبی مختار صلی اللہ علیہ وسلم سے جنت مانگنا

سیدنا ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

قال كنت ابيت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فاتيته بوضوئه وحاجته فقال لي سل (ولفظ الطبراني فقال يومئذ ربيعة سلمني فاعطيتك رجعتا الي لفظ مسلم) قال قلت اسئلك مرافقتك في الجنة فقال او غير ذلك قلت هو ذاك قال فاعني علي نفسك بكثرة السجود.

(صحیح مسلم شریف۔ سنن ابی داؤد۔
وسنن ابن ماجہ۔ معجم کبیر طبرانی)

حضرت سیدنا ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس رات کو حاضر رہتا۔ ایک رات حضور علیہ السلام کے لئے وضو کا پانی اور چیزیں ضروریات کی لایا (رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بحر رحمت جوش میں آیا) ارشاد فرمایا مانگ کیا مانگنا ہے کہ ہم تجھے عطا فرمائیں میں نے عرض کی میں حضور سے سوال کرتا ہوں کہ جنت میں اپنی سنگت اور رفاقت عطا فرمائیں۔ فرمایا کچھ اور۔ میں نے عرض کیا مجھے یہی کافی ہے۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو میری مدد کر اپنے نفس پر بندوں کے زیادہ کرنے سے۔

دنیا و آخرت کی تمام نعمتیں نبی مختار ﷺ کے

اختیار میں ہیں جسے جو چاہیں عطا فرمائیں

حضور سید عالم نبی مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بغیر کسی قید اور تخصیص کے ارشاد فرمانا۔ ”سل“۔ مانگ کیا مانگنا ہے جس سے صاف معلوم ہو گیا کہ حضور علیہ السلام ہر قسم کی حاجت پوری فرما سکتے ہیں اور دنیا و آخرت کی سب مرادیں حضور کے اختیار میں ہیں اسی لئے تو بغیر کسی قید کے ارشاد ہوا کہ مانگ کیا مانگنا ہے۔ یعنی جو جی میں آئے مانگو کہ ہماری سرکار میں سب کچھ ہے اس کی وضاحت کے لئے ہم امام محمد بوسیری قدس سرہ کا ایک شعر نقل کرتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

فان من جودك الدنيا و ضررها. ومن علومك علم اللوح و القلم.
امام بوسیری قدس سرہ بارگاہ مصطفوی میں عرض کرتے ہیں کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا و آخرت دونوں حضور کے بحر جود و کرم سے ایک حصہ ہیں اور لوح قلم کے تمام علوم جن میں ماسکان و مایکون (جو کچھ ہو چکا ہے اور جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے) ذرہ ذرہ تفصیل کے ساتھ درج کیا ہے حضور کے علوم سے ایک حصہ ہے۔

کل جہاں ملک اور جو کی روٹی غذا
اس شلم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

قیامت میں تمام اختیارات نبی مختار ﷺ کو عطا کئے گئے ہیں

حافظ ابو سعید عبد الملک بن عثمان کتاب شرف النبوة میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہے کہ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سب انگوں پچھلوں کو جمع فرمائے گا اور دمنبر نور کے لاکر عرش کے دائیں اور بائیں بچھائے جائیں گے ان پر جو شخص چڑھیں گے داسنے والا پکارے گا اے جماعت مخلوق جس نے مجھے پہچانا اس نے پہچانا اور جس نے نہ پہچانا تو میں رضوان دار وند

بہشت ہوں مجھے اللہ عزوجل نے حکم دیا کہ

ان اسلم مفاتيح الجنة الى محمد
وان محمد امرني ان اسلمها الى
ابي بكر و عمر ليدخلا محبيهما
الجنة

جنت کی چابیاں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو سپرد کر دوں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے حکم دیا کہ ابو بکر و عمر رضی اللہ
عنہما کو دوں کہ وہ اپنے دوستوں کو
جنت میں داخل کریں۔

پھر بائیں والا پکارے گا اے جماعت مخلوق جس نے مجھے پہچانا اس نے پہچانا اور
جس نے نہ پہچانا تو میں مالک داروغہ دوزخ ہوں مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ دوزخ کی
سجیاں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سپرد کر دوں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ
ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کو (چابیاں) دوں کہ وہ اپنے دشمنوں کو جہنم میں داخل کریں۔ سنتے ہو
گواہ ہو جاؤ۔

بہشت غلہ آئیں وہاں کسب لطافت کو رضا

چار دن برسے جہاں ابر بہاران عرب

جنت و دوزخ کے داخلہ کا اختیار خلائے راشدین کو دیا جائے گا
ابو بکر شافعی نے غیلانیات میں روایت کی۔

ينادي يوم القيمة أين اصحاب
محمد صلى الله تعالى عليه وسلم
فيوتى بالخلفاء رضى الله عنهم
فيقول الله لهم ادخلوا من شئتم
الجنة ودعوا من شئتم

قیمت کے دن آواز دی جائے گی
اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہاں
ہیں پس خلفائے راشدین رضوان اللہ
علیہم اجمعین لائے جائیں گے اللہ تعالیٰ
ان سے فرمائے گا تم جسے چاہو جنت میں
داخل کرو اور جسے چاہو چھوڑ دو۔

(نسیم الریاض شرح شفاء شریف)

تشریح و تحقیق

اس حدیث مبارک سے غیر مقلدین کے تمام اعتراضات اور شبہات بڑے ہی ختم ہو
گئے۔ مثلاً یہ اعتراض کہ قیامت کے دن کوئی شفاعت کرنے والا اور کوئی مددگار نہیں ہوگا۔
اسی طرح غیر اللہ سے مدد مانگنا شرک ہے اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی مالک و مختار نہیں ہے۔
ان سب اعتراضات کا جواب حدیث مذکورہ میں آچکا ہے۔ اللہ تعالیٰ حق سمجھنے والی عقل عطاء
فرمائے۔

ابو بکر و عمر عثمان و حیدر جس کے بلبل ہیں

ترا سرو سخی اس گلبن خوبی کی ڈالی ہے

حضور ﷺ نے پیچازاد بہن کو احرام میں شرط لگانا جائز فرما دیا

طبرانی میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور مختار عالم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اپنی پیچازاد بہن کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا حج کا ارادہ ہے۔ عرض کی یا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تو اپنے آپ کو بیماری پاتی ہوں (یعنی گمان ہے کہ بیماری
کی وجہ سے ارکان ادا نہ کر سکوں پھر احرام سے کیسے باہر آؤں گی) فرمایا اہلی و اشترطی
ان محلی حیث حبستنی۔ احرام باندھ اور نیت حج میں یہ شرط لگا لے کہ الہی جہاں تو
مجھے روکے گا وہیں میں احرام سے باہر ہو جاؤں گی۔ ضباعہ (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی پیچازاد بہن) نے یہ شرط زیادہ کی اور فرمایا۔ حبست او موصئت فقد حللت من
ذالک بشرطک علی ربک عزوجل۔ اب اگر تم حج سے روکی گئیں یا بیمار پڑیں تو
اس شرط کے سبب جو تم نے اپنے رب عزوجل پر لگائی ہے احرام سے باہر ہو جاؤ گی۔

تشریح و تحقیق

ہمارے ائمہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں یہ ایک اجازت تھی کہ حضور اقدس صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں عطا فرمادی ورنہ نیت میں اس قسم کی شرط لگانی بالکل معتبر اور مقبول نہیں ہے۔

سرور کہوں کہ مالک و مولیٰ کہوں تجھے
باغِ ظلیل کا گلِ زیبا کہوں تجھے

ایک صاحب کو جوانی میں ایک بی بی کا دودھ پینے کی

اجازت دیدی اور اس سے حرمت رضاعت ثابت فرمادی

صحیح مسلم و سنن نسائی و ابن ماجہ و مسند امام احمد میں نہ نب بنت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے۔ ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ ابو حذیفہ کی بی بی رضی اللہ عنہا نے عرض کی۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غلام آزادہ کردہ ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ میرے سامنے آتا جاتا ہے اور وہ جوان ہے۔ ابو حذیفہ کو یہ ناگوار ہے۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ارضعہ حتی یدخل علیک ثم اسعدودہ پلا دو کہ بے پردہ تمہارے پاس آتا جانا جائز ہو جائے۔ ام المومنین ام سلمہ وغیرہ باقی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن نے فرمایا۔ مانوی هذه الا رخصة ارضعها رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لسالم خاصة . ہمارا یہی اعتقاد ہے کہ یہ رخصت حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خاص سالم کے لئے فرمادی تھی۔

تشریح و تحقیق

اس حدیث شریف سے حضور علیہ السلام کے مختار کل ہونا واضح طور پر بلاشبہ معلوم ہو گیا حالانکہ مسئلہ فقہ کا تو یہ ہے کہ جوانی میں دودھ پینے سے رشتہ دودھ کا ثابت نہیں ہوتا مگر نبی مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ثابت کر دیا۔ سبحان اللہ حضور علیہ السلام کے اختیارات کا کیا کہنا۔

میں اک محتاج بے وقعت گدا تیرے سب در کا
تری سرکار والا ہے ترا دربار عالی ہے

دو صاحبوں کو ریشمی کپڑے پہننے کی اجازت دیدی

حدیث صحاح ستہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے۔

ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یعنی عبد الرحمن بن عوف اور زبیر بن العوام رضی اللہ عنہما کے بدن میں خشک و الزبیر فی لبس الحریر لحکة خارش تھی۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں ریشمی کپڑے پہننے کا انت بھیما

کی اجازت دے دی۔

نہ ہو مایوس آتی ہے صدا گورِ غریباں سے

نبی امت کا حامی ہے خدا بندوں کا والی ہے

حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ کو بحالت

جناب مسجد اقدس میں رہنا مباح فرمایا

ترمذی و ابی یعلیٰ و بیہقی میں ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا۔

یا علی لا یحل لاحد ان یجنب فی اے علی میرے اور تیرے سوا کسی کو

هذا المسجد غیری و غیرک . حلال نہیں کہ اس مسجد میں بحال جنابت

داخل ہو۔

متدرک حاکم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تین باتیں وہ دے دی گئیں کہ ان میں سے میرے لئے ایک ہوتی تو مجھے سرخ اونٹوں سے زیادہ پیاری تھی (سرخ اونٹ عرب کا

پسندیدہ مال ہے) کسی نے کہا۔ یا امیر المؤمنین وہ کیا ہیں۔ فرمایا۔ ۱۔ دختر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شادی و مسکنہ مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یحل لہ ما یحل لہ ۲۔ ان کا مسجد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہنا کہ انہیں مسجد میں حلال تھا جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حلال تھا یعنی بحالت جنابت رہنا۔ ۳۔ خیر کے دن کا نشان۔

اصالت کل، امامت کل سیادت کل امارت کل
حکومت کل ولایت کل خدا کے یہاں تمہارے لئے

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: اللہ

تیرے دنیا کے کام بنادے تیری آخرت خود میرے ذمہ ہے
مالک و مختار نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت خاتون جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے
یہاں تشریف فرما تھے۔ دونوں صاحبزادے حسین کریمین رضی اللہ عنہما بھوکے روتے بلکتے
تھے۔ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ وہ کون ہے کہ کچھ ہماری خدمت میں
حاضر کرے اس پر عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کھجور اور مکھن کا حلہ اور دو روٹیاں
(ان کے درمیان روغن تھا) لے کر حاضر ہوئے۔ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا۔ ۴

کفاک اللہ امر دنیاک واما امر
آخر تک فانا لہا ضامن۔

اللہ تعالیٰ تیرے دنیا کے کام درست کر
دے اور تیری آخرت کے معاملہ کا تو
میں ذمہ دار ہوں۔ (زیادات مسند۔

طبرانی۔ دیلمی)

سر عرش پر ہے تری گزر دل فرش پر ہے تری نظر

ملکوت و ملک میں کوئی شئی نہیں وہ جو تجھ پر عیاں نہیں

براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو سونے کی انگٹھی پہننی جائز فرمادی

صحیحین میں براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نہانا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عن خاتم الذهب ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
سونے کی انگٹھی پہننے سے منع فرمایا۔ باوجود اس کے کہ خود براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سونے کی انگٹھی پہنتے۔ ابن ابی شیبہ نے بسند صحیح ابوالسفر سے روایت کی۔ قال آتیت علی
البراء خاتما من ذهب میں براء رضی اللہ عنہ کو سونے کی انگٹھی پہنے دیکھا وروی نحوه
البغوی فی الجعدیات عن شعبۃ عن ابی اسحاق امام احمد مسند میں فرماتے ہیں۔

حدثنا ابو عبد الرحمن ثنا ابو رجاء
محمد بن ملک قال رايت علی
البراء خاتما من ذهب و كان الناس
يقولون له لم تختتم بالذهب و
قد نهی عنه النبی صلی اللہ علیہ
والہ وسلم فقال البراء رضی اللہ
عنہ بینا نحن عند رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم و بین یدیه غنیمۃ
یقسمہا مسی و خرثی فقال
فقسمہا حتی بقی هذا الخاتم فرفع
طرفہ فنظر الی اصحابہ ثم خفض
ثم رفع طرفہ فنظر الیہم ثم خفض
ثم رفع طرفہ فنظر الیہم قال ای
براء فجستہ حتی قعدت بین یدیه
یعنی محمد بن مالک نے کہا میں نے براء
رضی اللہ عنہ کو سونے کی انگٹھی پہنے دیکھا
اوگ ان سے کہتے تھے آپ سونے کی
انگٹھی کیوں پہنتے ہیں حالانکہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ نے اس سے ممانعت فرمائی
ہے۔ براء رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم
حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
خدمت اقدس میں حاضر تھے۔ حضور
کے سامنے اموال غنیمت غلام و سامان
حاضر تھے، حضور تقسیم فرما رہے تھے۔
سب اونٹ بانٹ چکے یہ انگٹھی باقی رہی
حضور نے انظر مبارک اٹھا کر اپنے
اصحاب کرام کو دیکھا پھر نگاہ اٹھا کر
ملاحظہ فرمایا۔ پھر نگاہ نیچی کر لی پھر نظر

فاخذ الخاتم فقبض على كرسو عی
ثم قال خذ البس ما كسك الله و
رسوله
اٹھا کر دیکھا اور مجھے بلایا۔ اے براء۔
میں حاضر ہو کر حضور کے سامنے بیٹھ گیا۔
سید اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
انگوٹھی لے کر میری کٹائی میں تھمائی پھر
فرمایا پہن لے جو کچھ تجھے اللہ اور رسول
پہناتے ہیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم براء
رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تم لوگ کیونکر
مجھے کہتے ہو کہ میں وہ چیز اتار دوں جسے
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
کہ لے پہن جو کچھ اللہ و رسول نے
پہنایا جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ
وسلم۔

جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آ گیا
اس نگاہ عنایت پہ لاکھوں سلام

مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کو اپنا نام اور کنیت جمع کرنے کی اجازت فرمائی
طبقات ابن سعد میں منذر ثوری سے روایت ہے کہ امیر المومنین علی و حضرت طلحہ رضی
اللہ عنہما میں کچھ گفتگو ہوئی۔ طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا آپ نے اپنے بیٹے (محمد بن حنفیہ ابو
القاسم) کا نام بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام پاک رکھا اور کنیت بھی حضور کی کنیت
حالانکہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے جمع کرنے سے منع فرمایا ہے۔ امیر المومنین
علی کرم اللہ وجہہ نے ایک جماعت قریش کو بلا کر گواہی دلوائی کہ حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ و
السلام نے امیر المومنین سے ارشاد فرمایا تھا۔ سیولد لک بعدی غلام فقد نحلته
اسمی و کنیتی ولا یحل لاحد من امتی بعدہ عنقریب میرے بعد تمہارے ہاں

ایک لڑکا ہوگا میں نے اسے اپنے نام اور کنیت دونوں عطا فرمادیے اور اس کے بعد میرے
کسی اور امتی کو حلال نہیں۔ مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں۔ قلت یا رسول اللہ ان
ولد بعدک اسمیہ باسمک اکتبه بکنیتک فقال نعم فکانت رخصتہ من
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم حضور کے بعد اگر میرے کوئی لڑکا پیدا ہوا تو میں حضور کا نام پاک اس کا نام رکھوں
اور حضور کی کنیت اس کی کنیت۔ فرمایا ہاں یہ مولیٰ علی کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی رخصت تھی۔

احمد و ابو داؤد و الترمذی و صحیح و ابو یعلیٰ و الحاکم فی الکنی
و الطحاوی و الحاکم فی المستدرک و البیہقی فی السنن و الضیاء فی
المختارۃ عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

تشریح و تحقیق

شیخ عبدالحق محقق دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ اشعة اللمعات میں فرماتے ہیں۔
مخصوص ہونے رضی اللہ عنہ و غیر اور اجائز نبود۔ یعنی یہ رخصت حضرت
علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ خاص ہے کسی اور کے لئے جائز نہیں ہے۔ اگرچہ بعض کتابوں میں
یہ بھی آیا ہے کہ آپ کی کنیت کے ساتھ کنیت رکھنا یہ منسوخ ہے مگر تحقیق کے زیادہ قریب یہی
بات ہے کہ یہ منسوخ نہیں ہے ورنہ (ولا یحل لاحد من امتی بعدہ یعنی اس کے بعد
میرے کسی اور امتی کے لئے حلال نہیں ہے) اس کا کوئی مطلب نہیں ہو سکتا۔ خوب واضح ہو
گیا یہ رخصت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے خاص ہے۔

جس کے گھیرے میں ہیں انبیاء و ملک

اس جہانگیر بشت پہ لاکھوں سلام

عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو بغیر حاضری جہاد کے مال غنیمت عطا فرمایا

حدیث صحیح بخاری و ترمذی و مسند احمد میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے غزوہ بدر میں حضرت رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زوجہ امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہما بیمار تھیں سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں مدینہ طیبہ میں شہزادی کی بیماری داری کے لئے ٹھہرنے کا حکم دیا اور فرمایا۔ ان اجرو لک رجل ممن شهد بدرأ و منہمہ بکک تمہارے لئے حاضران بدر کے برابر ثواب اور حاضرین کے مثل غنیمت کا حصہ ہے یہ خصوصیت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو عطا فرمادی حالانکہ جو حاضر جہاد نہ ہو غنیمت میں اس کا حصہ نہیں ہو کرتا۔

خلق کے حاکم ہو تم رزق کے قاسم ہو تم
تم سے ملا جو ملا تم پر کروڑوں درود

تشریح و تحقیق

صحیح بخاری شریف کی اس حدیث مبارک سے خوب معلوم ہو گیا کہ نبی مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ اختیارات سے دینی دنیاوی معاملات میں (جس کو چاہیں جتنا چاہیں جب تک چاہیں) مختار کل ہیں۔

سراقہ کو سونے کے کنگن حضور ﷺ کی اجازت سے پہنائے گئے دلائل البیۃ بیہقی میں بطریق الحسن مروی ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ کیف بک اذا سواری کسری وہ وقت تیرا کیسا وقت ہوگا جب تجھے کسری بادشاہ ایران کے کنگن پہنائے جائیں گے جب ایران زمانہ امیر المومنین رضی اللہ عنہ میں فتح ہوا اور کسری کے کنگن کمر بند تاج خدمت فاروقی میں حاضر کئے گئے امیر المومنین نے انہیں پہنائے اور فرمایا۔ اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر کہا۔ اللہ اکبر الحمد للہ الذی سلہما کسری بن ہر مز والبسہما سراقۃ الاعرابی اللہ بہت بڑا ہے سب خوبیاں اللہ کو جس نے یہ کنگن کسری بن ہر مز سے چھینے اور سراقہ دہقانی کو

پہنائے ہیں۔

وہ دہن جس کی ہر بات وحی خدا
چشمہ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو اپنی رعیت سے تحائف لینا حلال فرمایا کتاب الفتوح میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کا حاکم بنا کے بھیجا ان سے ارشاد فرمایا میں نے تمہارے لئے رعایا کے ہدایہ طیب جائز کر دیئے اگر کوئی چیز تمہیں ہدیہ دی جائے قبول کر لو عبید بن صحر کہتے ہیں جب معاذ رضی اللہ عنہ واپس آئے تیس غلام ساتھ لائے کہ انہیں ہدیہ دیئے گئے حالانکہ عالموں کو رعایا سے ہدیہ لینا حرام ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائے ہیں۔ ہدایا العمال حرام کلہا عالموں کے سب ہدیے حرام ہیں مسند احمد بیہقی میں ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ ہدایا العمال غلول عالموں کے ہدیے خیانت ہیں۔

دھارے چلتے ہیں عطا کے وہ ہے قطرہ تیرا
تارے کھلتے ہیں نخی کے وہ ہے ذرہ تیرا

ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا کے لئے
عصر کے بعد دو رکعت نفل جائز فرمادیئے

حدیث مشہور میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز عصر کے بعد نفل نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ فیہ عن عمرو بن ابی ہریرہ و عن ابی سعید بن ساعد الخدری کلہا فی الصحیحین و عن معاویۃ فی الصحیح البخاری و عن عمرو بن عبسۃ فی صحیح مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہم خورام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا بھی اس ممانعت کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں۔

صدیقہ رضی اللہ عنہا بھی اس ممانعت کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں۔
رواہ ابو داؤد فی مسننہ باوجود اس کے ام المؤمنین عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھا
کرتیں۔ رواہ الشیخان عن کریب عن ابن عباس و عبد الرحمن بن ازہر
والمسور بن مخرمۃ رضی اللہ عنہم انہم ارسلوہ الی عائشۃ زوج النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا اقراء علیہا السلام منا جمیعاً و ملہا عن
الركعتین بعد العصر و قل لہا بلغنا انک تصلینہما و ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ نہی عنہما علماء فرماتے ہیں یہ ام المؤمنین کی خصوصیت تھی سید عالم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے ان کے لئے جائز کر دیا تھا۔ قالہ الامام الجلیل خاتم الحفاظ
المسوطی فی انموذج اللیب ثم الزرقانی فی شرح المواہب یعنی شیخین
(امام بخاری۔ مسلم) نے ان راویوں (کریب نے ابن عباس و عبد الرحمن بن ازہر و المسور
بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ام المؤمنین صدیقہ رضی
اللہ عنہا کے پاس ایک آدمی بھیجا اور انہوں نے کہا کہ ہمارا سلام جا کر عرض کرنا اور ان سے
عصر کے بعد دو رکعتوں کے پڑھنے کا سوال کرنا اور ان سے یہ عرض کرنا کہ ہمیں خبر ملی ہے کہ
آپ عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھتی ہو حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عصر کے
بعد نوافل پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

ای سرکار سے دنیا و دین ملتے ہیں سائل کو
یہی دربار عالی کثر آمال و امانی ہے

تشریح و تحقیق

فقہہ کا مسئلہ تو یہی ہے کہ عصر کے بعد نوافل پڑھنا منع ہیں یہ حکم عام ہے مگر یہ کیا ہو یا نہ
عربی ہو عجمی مگر یہ ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خصوصیت تھی کہ حضور مختار عالم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے ان کے لئے جائز کر دیا تھا۔

ایک صاحب کو مختار عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیچ میں
نقصان کی صورت میں چیز واپس کرنے کا اختیار فرما دیا

بخاری شریف اور مسلم شریف میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ ایک شخص (حیان بن مقلد بن عمر انصاری یا ان کے والد مقلد رضی اللہ عنہما) نے مختار عالم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ میں فریب کھا جاتا ہوں (یعنی لوگ مجھ سے زیادہ
قیمت لے لیتے ہیں) فرمایا۔ من بايعت فقل لا خلاية زاد الحمیدی فی مسندہ
ثم انت بالخيار ثلثا۔ یعنی جس سے خریداری کرو یہ کہہ دیا کرو کہ دھوکہ اور فریب نہیں
ہے پھر تمہیں تین دن تک اختیار ہے یعنی اگر مناسب پاؤ تو بیچ واپس کر دو۔

تشریح و تحقیق

امام نووی شرح مسلم شریف میں فرماتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ و امام شافعی اور روایت
اصح میں امام مالک و غیر ہم ائمہ رضی اللہ عنہم کے نزدیک غبن (بیچ میں نقصان) بیچ توڑنے کا
سبب نہیں بن سکتا خواہ کتنا ہی نقصان کھائے بیچ کو رد نہیں کر سکتا حضور مختار عالم صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم نے اس حکم سے خاص کر کے ان کو نوازا تھا دوسروں کے لئے یہ حکم نہیں ہے۔

تمہیں ساکم برایا تمہیں قاسم عطایا
تمہیں دافع بلایا تمہیں شافع خطایا

احکام شریعت رسول اللہ ﷺ کو سپرد ہیں جو چاہیں
اپنی طرف سے حکم فرمادیں وہی شریعت ہے

ائمہ محققین تصریح فرماتے ہیں کہ احکام شریعت حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
سپرد ہیں جو بات چاہیں واجب کر دیں جو چاہیں ناجائز فرمادیں جس چیز یا جس شخص کو جس
حکم سے چاہیں مستثنیٰ کر دیں امام عارف باللہ سید عبد الوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی میزان
شریعت الکبریٰ باب الوضو میں حضرت سیدی علی خواص رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں۔

كان الحق تعالى جعل له صلى الله عليه وسلم ان يشرع من قبل نفسه ما شاء كما في حديث تحريم شجر مكة الحديث. یعنی اللہ تعالیٰ نے نبی مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ منصب اور مرتبہ عطا فرمایا کہ شریعت میں جو حکم چاہیں اپنی طرف سے مقرر فرمادیں جس طرح حرم مکہ کی بڑی بوٹیوں کو حرام فرمانے کی حدیث میں ہے کہ جب حضور علیہ السلام نے وہاں کی گھاس وغیرہ کاٹنے سے روکا حضور علیہ السلام کے بچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ اذخر (ایک گھاس کا نام) کو اس حکم سے نکال دیں۔ فرمایا اچھا نکال دو اور اس کا کاٹنا جائز کر دیا اگر اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کو یہ رتبہ نہ دیا ہوتا کہ اپنی طرف سے جو شریعت چاہیں مقرر فرمائیں تو حضور علیہ السلام ہرگز یہ جرات نہ فرماتے کہ جو چیز خدا نے حرام کی اس میں سے کچھ نکال دیں۔

فقال العباس رضى الله تعالى عنه الا اذخر لصاغتنا و قبورنا فقال
الا اذخر لجنى سيدنا حضرت عباس رضى الله عنه نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! آخر (ایک
گھاس کا نام) کے کاٹنے کی اجازت فرمادیں کیونکہ وہ ہمارے سناروں اور قبروں کے کام
آتی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اس کے کاٹنے کی اجازت ہے۔

حضور محترم عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی چیز کو حلال یا حرام فرمانے کا اختیار اللہ قدوس نے عطا فرمادیا ہے جسے حرام فرمادیں وہ چیز حرام ہو جائے گی اور جسے حلال فرمادیں وہ حلال ہو جائے گی۔

حضورِ مختار عالم رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان اگر مجھے امت کی مشقت کا

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے زواۃت ہے بحکم کبیر طبرانی میں ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ لولا ضعف الضعیف و سقم المستقیم لآخرت صلاة العتمة اگر کمزوری اور مریض کے مرض کا پاس نہ ہوتا تو میں نماز عشاء کو پیچھے بنا دیتا۔

حضور مختار عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے احکام شریعت کے اختیارات عطا فرمادے ہیں جس نماز کا جو وقت مقرر فرمادیں وہی امت کے لئے فرض ہو جائے گا۔

تم هو جواد و کریم تم هو رؤف و رحيم
بھيک هو داتا عطا تم ڀڄ ڪروڙون درود

ابو بردہ کے لئے ششماہی بکری کی قربانی جائز فرمادی

صحیحین میں براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے ہے ان کے ماموں ابو بردہ بن نیاز رضی اللہ عنہ نے نماز عید سے پہلے قربانی کر لی تھی جب معلوم ہوا یہ کافی نہیں تو عرض کی یا رسول اللہ وہ تو میں کر چکا اب میرے پاس چھ مہینے کا بکری کا بیچہ ہے مگر سال بھر والے سے اچھا ہے۔ فرمایا اجعلہ مکانہ ولن یجزی عن احد بعدک اس کی جگہ اسے کر دو اور ہرگز اتنی عمری بکری تمہارے بعد دوسروں کی قربانی میں کافی نہ ہوگی۔ ارشاد الساری شرح صحیح بخاری میں اس حدیث کے نیچے ہے۔ خصوصیۃ لہ لا تكون لغيرہ اذ کان لہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یخص من شاء بمن شاء من الاحکام یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ ایک خصوصیت ابو بردہ رضی اللہ عنہ کے بخشی جس میں دوسرے کا حصہ نہیں اس لئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اختیار تھا کہ جسے چاہیں جس حکم سے چاہیں خاص فرما دیں۔

خلق تمہاری جمیل خلق تمہارا جلیل

خلق تمہاری گدا تم پہ کروڑوں درود

نبی مختار ﷺ کی حکومت سورج، چاند اور تمام

آسمانوں اور زمین کی بادشاہی پر جاری ہے

سیدنا حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت کی گئی ہے کہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر الشمس فتاخرت ساعة من النہار سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورج کو حکم دیا کہ کچھ دیر چلنے سے رک جا فوراً رک گیا۔
فائدہ: اس حدیث شریف میں سورج کے رکنے کا واقعہ ہے یہ اس واقعہ سے (کہ دوبا ہوا سورج واپس آیا تھا) علیحدہ اور جدا ہے۔

عرش حق ہے مسند رفعت رسول اللہ ﷺ کی
دیکھنی ہے حشر میں عزت رسول اللہ ﷺ کی

حضور نبی مختار ﷺ کا گہوارے میں چاند سے باتیں کرنا اور

چاند کا آپ کی انگلی مبارک کے اشارے سے حرکت کرنا

حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے حضور علیہ السلام سے عرض کی مجھے اسلام لانے پر ابھارنا اور شوق دلانا حضور کے ایک مجڑہ کا دیکھنا ہوا۔ رایتک فی المہد تناجی القمر والیہ باصبعک فحيث اشرت الیہ مال۔ میں نے حضور علیہ السلام کو دیکھا کہ آپ گہوارے میں چاند سے باتیں فرماتے جس طرف انگلی مبارک سے اشارہ کرتے چاند اسی طرف جھک جاتا سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ انی کنت احدلہ و یحدثنی ویلہینی عن البکاء و اسمع و جنبہ حین یسجد تحت العرش۔ ہاں میں اس سے باتیں کرتا تھا وہ مجھ سے باتیں کرتا اور مجھ کو روئے سے بہلاتا میں اس کے گرنے کا دھماکہ سنتا تھا جب عرش کے نیچے جگہ میں گرتا۔ (البیہقی۔ الخطیب)

سر عرش پر ہے تری گزر دل فرش پر ہے تری نظر

ملکوت دملک میں کوئی شئی نہیں وہ جو تجھ پہ عیان نہیں

ام عطیہ کو ایک جگہ نو حہ کرنے کی رخصت بخش دی

صحیح مسلم میں ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب عورتوں کی بیعت کی آیت اتری اور اس میں ہر گناہ سے بچنے کی شرط تھی۔ لایعصبنک فی معروف اور مردے پر بیان کر کے رونا چیننا بھی گناہ تھا۔ میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ الا ال فلان فانہم قالو اسعدونی فی الجاہلیۃ فلا بدلی من ان اسعدہم۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فلاں گھر والوں کا استثناء فرما دیجئے کہ انہوں نے زمانہ جاہلیت میں میرے ساتھ ہو کر میرے ایک میت پر نو حہ کیا تھا۔ تو مجھے ان کی میت پر نو حہ میں ان کا ساتھ دینا ضرور ہے۔

فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا ال فلان. سيد عالم صلى الله عليه وآله وسلم نے فرمایا اچھا وہ مستثنیٰ کر دیئے اور سنن نسائی میں ہے۔ ارشاد فرمایا۔ اذہبی فامعديها۔ جا ان کا ساتھ دے۔ یہ گئیں اور وہاں نوحہ کر کے پھر واپس آ کر بیعت کی۔ ترمذی کی روایت میں ہے۔ فاذن لها۔ سيد عالم صلى الله عليه وآله وسلم نے انہیں اجازت دے دی۔ مسند احمد میں ہے۔ فرمایا اذہبی مکافيههم۔ جاؤ ان کا بدلہ اتار آؤ۔ امام نووی اس حدیث شریف کے نیچے فرماتے ہیں۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خاص رخصت ام عطیہ کو دے دی تھی۔ خاص آل فلاں کے بارے میں وللشارع يخص من العموم ماشاء۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اختیار ہے کہ عام حکموں سے جو چاہیں خاص فرمادیں۔

ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں
جس راہ چل گئے ہیں کوچہ بسا دیئے ہیں

نبی مختار ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی عطا سے

اللہ عز وجل کے قیدی کی سزا بدل دی

صحیح بخاری و صحیح مسلم و مسند امام احمد میں سیدنا عباس رضی اللہ عنہ سے ہے کہ انہوں نے حضور اقدس رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ حضور نے اپنے چچا ابوطالب کو کیا نفع دیا خدا کی قسم وہ حضور کی حمایت کرتا حضور کے لئے لوگوں سے لڑنا بھگوتا تھا۔ فرمایا وجدته في غمرات من النار فاخبر جنه الي ضحضاح۔ یعنی میں نے ابوطالب کو سرتاپاؤں تک آگ میں ڈوبا ہوا پایا تو اسے میں نے کھینچ کر پاؤں تک کی آگ میں کر دیا۔

تشریح و تحقیق

اس حدیث شریف نے اختیار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو واضح کر دیا کوئی شبہ چھوڑا ہی نہیں ہے۔

جب آگئی ہیں جوش رحمت پہ ان کی آنکھیں
جلتے بجھا دیئے ہیں روتے بسا دیئے ہیں

اندھیری قبریں نبی مختار ﷺ نے روشن فرمادیں

صحیح مسلم شریف میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔

ان هذه القبور معلومة على أهلها
من ظلمة و انى انورها بصلاتي
يہنگ یہ قبریں اپنے رہنے والوں پر
اندھیرے سے بھری ہیں اور یہنگ میں
اپنی نماز سے انہیں روشن کر دیتا ہوں۔
عليهم

تشریح و تحقیق

لہد میں عشق رخ شاہ کا داغ لے کر چلے
اندھیری رات سنی تھی چراغ لے کے چلے

خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کی گواہی کو دوسروں کے برابر فرمادیا

مصنف ابن ابی شیبہ و تاریخ بخاری و مسند ابی یعلیٰ و صحیح ابن خزیمہ و معجم کبیر طبرانی میں حضرت خزیمہ اور حدیث۔ حارث بن اسامہ بن نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک اعرابی سے گھوڑا خریدا وہ بیچ کر مکر گئے اور گواہ مانگا۔ جو مسلمان آتا اعرابی سے بھگوتا کہ خرابی ہو تیرے لئے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جن کے سوا کیا فرمائیں گے (مگر گواہی نہیں دیتا کہ کسی کے سامنے کا واقعہ نہ تھا) اتنے میں خزیمہ رضی اللہ عنہ حاضر بارگاہ ہوئے۔ گفتگو سن کر بولے انا اشهد انک قد بايعته میں گواہی دیتا ہوں کہ تو نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ بیچا ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم موجود تو تھے ہی نہیں۔ تم نے گواہی کیسی دی۔ عرض کی۔ بتصدیقک یا رسول اللہ (و فی الثانی) صدقتک بما جئت به و علمت

انک نقول الا حقا (و فی الثالث) انا اصدقک علی خبر السماء والارض الا اصدقک علی الاعرابی۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حضور کی تصدیق سے گواہی دے رہا ہوں۔ میں حضور کے لائے ہوئے دین پر ایمان لایا اور یقین جانا کہ حضور حق ہی فرمائیں گے۔ آسمان وزمین کی خبروں پر حضور کی تصدیق کرتا ہوں۔ کیا اس اعرابی کے مقابلے میں تصدیق نہ کروں۔ اس کے انعام میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیشہ ان کی گواہی دوسرے کی شہادت کے برابر فرمادی اور ارشاد فرمایا۔ شہدہ خزیمتہ او شہد علیہ فحسبہ خزیمہ جس کسی کے نفع خواہ ضرر کی گواہی دیں ایک انہیں کی شہادت بس ہے۔ ان احادیث سے ثابت ہوا کہ حضور نے قرآن عظیم کے حکم عام و اشہد و اذوی عدل منکم (یعنی گواہی دیں تم میں سے دو عادل آدمی) سے خزیمہ رضی اللہ عنہ کو مستثنیٰ فرمادیا۔

ان کا سنا پاؤں سے ٹکرا دے وہ دنیا کا تاج جس کی خاطر مر گئے منعم اگر کر ایذاں

تشریح و تحقیق

حضور مختار عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ہی مرد کی گواہی کو دو کے برابر قرار دے دیا۔ اللہ تعالیٰ کا قانون دوسروں کے لئے تو وہی (یعنی دوسروں کی گواہی) رہے گا مگر مختار دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی نظر رحمت سے اور ابر رحمت سے حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ کو شرف بخشا اور فرمایا تیری ایک ہی گواہی دو کے برابر ہے۔

ایک صحابی کے لئے روزہ کا کفارہ خود ہی کھالینا جائز قرار دیا صحاح ستہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے بارگاہ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہلاک ہو گیا۔ فرمایا کیا ہے۔ عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے رمضان میں اپنی عورت سے صحبت اور

جماع کر لیا۔ فرمایا غلام آزاد کر سکتا ہے۔ عرض کی نہیں۔ فرمایا لگا تا دو مہینوں کے روزے رکھ سکتا ہے۔ عرض کی نہیں۔ فرمایا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے۔ عرض کیا نہیں۔ اتنے میں خرے (کھجوریں) خدمت اقدس میں لائے گئے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا انہیں خیرات کر دے۔ عرض کی کیا اپنے سے زیادہ کسی محتاج پر۔ مدینے بھر میں کوئی گھر ہمارے برابر محتاج نہیں۔ فضحک علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی بدت نواجده و قال اذهب فاطعمہ اهلك۔ رحمت عالم یہ سن کر مسکرائے۔ یہاں تک کہ دندان مبارک ظاہر ہوئے اور فرمایا جا اپنے گھر والوں کو کھلا دے۔

واہ کیا جو و کرم ہے شہ بطحا تیرا

نہیں ستا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

تشریح و تحقیق

مختار عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جو دو عطا کا کیا کہنا مسلمانوں گناہ کا ایسا کفارہ کسی نے بھی سنا ہوگا۔ سوا دو من خرے (کھجور) سرکار سے عطا ہوتے ہیں کہ آپ کھالو کفارہ ہو گیا۔ واللہ یہ رحمت عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ رحمت ہے کہ سزا کو انعام سے بدل دے ہاں ہاں یہ بارگاہ یکس پناہ اولئک الذین یدل اللہ سیئاتہم حسنات کی خلاف کبریٰ ہے ان کی ایک نگاہ کرم کبار کو حسنات کر دیتی ہے۔ جب تو ارحم الراحمین جل جلالہ نے گناہگاروں، خطاکاروں اور تباہ کاروں کو ان کا دروازہ بتایا کہ ولو انہم اذ ظلموا انفسہم جاؤ۔ ک الایۃ گناہگار تیرے دربار میں حاضر ہو کر معافی چاہیں اور تو شفاعت فرمائے تو خدا کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے۔ والحمد للہ رب العالمین۔

نتیجہ حدیث

حدیث مذکورہ کے جملوں کو جمع کرنے اور مقدمات کے پھولوں کو جمع کر کے نظر و فکر کے گلدستے بنانے کے بعد نتیجہ یہ معلوم ہوا کہ حبیب مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں مجرم آنے والا دینی دنیا کی نعمتوں سے فیض یاب ہو کر جاتا ہے۔

حضور ﷺ دنیا اور آخرت میں تمام مسلمانوں کے مددگار ہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں مامن مومن الا وانا اولی بہ فی الدنیا والاخرۃ افروء ان شنتم النبی اولی بالمومنین من انفسہم فایما مومن مات و ترک مالا فلیرثہ عصبۃ من کالوا و من ترک دیناً او ضیاعاً فلیاتنی فانما مولاہ۔ کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ میں دنیا و آخرت میں سب سے زیادہ اس کا والی نہ ہوں تمہارے جی میں آئے تو آئیہ کریمہ پڑھو کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم زیادہ والی ہے۔ مسلمانوں کا ان کی جانوں سے۔ تو جو مسلمان مرے اور ترک چھوڑے اس کے وارث اس کے عصب ہوں اور جو اپنے اوپر کوئی دین بے کس بغیر مال بچے چھوڑے وہ میری پناہ میں آئے کہ اس کا موتی میں ہوں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیک و علی آلک و بارک وسلم۔ (بخاری و المسلم و الترمذی)۔

تشریح و تحقیق

تحقیق کے قریب تر بات یہی ہے کہ کونین میں تمام مسلمانوں کے حامی و ناصر مالک و مختار نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جس کو بھی جو نعمت بھی ملی جب تک بھی ملی جہاں بھی ملی جس سے ملی جتنی بھی ملی جو بے مالک و مختار صلی اللہ وآلہ وسلم کے ہاتھوں سے ملی ہے۔

اس گلی کا گدا ہوں میں جس میں
مانگتے تاجدار پھرتے ہیں

مہر کی جگہ سورہ قرآن سکھانے کی رعایت

ابن السکن میں ابو نعیمان از دی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ایک عورت کو پیغام نکاح دیا۔ مختار عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مہر دو۔ عرض کی میرے پاس کچھ بھی نہیں۔ فرمایا اما تحسن سورة من القرآن فاصد فہا السورة ولا

یکون لاحد بعدک مہر او کیا تجھے قرآن عظیم کی کوئی سورت نہیں آتی وہ سورت سکھانا ہی اس کا مہر کر اور تیرے بعد یہ مہر کسی اور کو کافی نہیں۔

تشریح و تحقیق

دیکھئے قانون معنفوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو یہ ہے کہ مہر دس درہم سے کم نہیں ہوا کرتا مگر حبیب مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس شخص کو فرمایا کہ مہر کے لئے تجھے سورہ قرآن کا سکھانا ہی کافی ہے۔

آپ سلطان جہاں ہم بے نوا
یاد ہم کو وقت نعمت کیجئے

نبی اکرم ﷺ کے ہاں کہنے سے حج ہر سال فرض ہو جاتا

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی صحابی کے سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا۔ و اوقلت نعم لوجب حج ہر سال فرض نہیں ہے اور میں ہاں کہہ دوں تو فرض ہو جائے۔ (احمد۔ ترمذی۔ ابن ماجہ)

وہی رب ہے جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا
ہمیں بھیک مانگنے کو ترا آستیاں بتایا تجھے حمد ہے خدایا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنت کا چشمہ

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ بیچ ڈالا

جب مہاجرین مکہ معظمہ سے ہجرت فرما کر مدینہ طیبہ میں آئے یہاں کا پانی پسند نہ آیا شور (لڑوا) تھا نبی غفار سے ایک شخص کی ملک میں ایک بیٹھا چشمہ کسی حیر رومہ تھا وہ ان کی ایک مشک نیم صاع کو بیچتے۔ سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ بعنیہا بعین فی الجنة یہ چشمہ میرے ہاتھ ایک چشمہ بہشت کے عوض بیچ ڈال۔ عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ

عالیہ وآلہ وسلم نے بی بی اور میرے بچوں کی معاش اسی میں ہے۔ مجھ میں طاقت نہیں یہ خبر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو پہنچی۔ آپ نے وہ چشمہ مالک سے 35 ہزار روپے میں خرید لیا پھر خدمت اقدس حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتجعل لی مثل الذی جعلت لہ عینا فی الجنة ان اشتريتها۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا جس طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس شخص کو چشمہ بہشتی عطا فرماتے تھے کہ میں یہ چشمہ اس سے خرید لوں تو حضور مجھے عطا فرمائیں گے۔ قال نعم فرمایا ہاں۔ عرض کی میں نے بیررومہ خرید لیا اور مسلمانوں پر وقف کر دیا۔ (الطبرانی فی الکبیر و ابن عساکر عن کثیر رضی اللہ عنہ)۔

تشریح و تحقیق

جنت کے مالک و مختار نبی مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اس لئے کہ چیز کو وہی فروخت کر سکتا ہے جو مالک ہو اور حضور علیہ السلام نے جنت کا چشمہ بیچ ڈالا ہے بغیر ملک اور اختیار کے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے معلوم ہوا جنت کی سلطنت سلطان انبیاء کو عطا کی گئی ہے۔

تجھ سے اور جنت سے کیا مطلب وہابی دور ہو ہم رسول اللہ ﷺ کے جنت رسول اللہ ﷺ کی

نبی اکرم ﷺ نے جنت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ بیچ ڈالی

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

اشتری عثمان بن عفان من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الجنة مرتین یوم رومة و یوم جیش العسرة

عندہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

تشریح و تحقیق

غیر مقلدین اگر نظر انصاف سے دیکھیں تو مسئلہ واضح ہو جائے گا کہ جنت وہی فروخت کر سکتا ہے جو اس کا مالک ہو۔ اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مالک بھی ہیں مختار بھی ہیں اور قاسم اور سلطان بھی ہیں۔

کچھ خبر بھی ہے فقیر و آج وہ دن ہے کہ وہ نعمت خدا اپنے صدقے میں لاتے جائیں گے

نبی اکرم ﷺ نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو جنت دینا اپنے ذمے لے لیا کہ حضور مالک جنت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔

لک الجنة علی یا طلحة غدا کل تمہارے لئے جنت میرے ذمہ پر

ہے۔ (ابو نعیم فی فضائل

الصحابة عن امیر المومنین رضی

اللہ تعالیٰ عنہ)

تشریح و تحقیق

اس حدیث شریف سے دو مسئلہ ثابت ہوئے۔

۱۔ دنیا و آخرت کے تمام اختیارات حضور علیہ السلام کے سپرد کر دیئے گئے ہیں اس

میں کوئی شبہ نہیں۔

۲۔ مختار کل ہونے کے ساتھ حضور علیہ السلام کو ہر امتی کے خاتمہ کا بھی علم ہے اور جنتی

دوزخی ہونے کا بھی علم ہے۔ ورنہ یہ فرمانا کہ جنت کا ذمہ دار میں ہوں یہ صحیح نہیں ہوگا۔

وہ کفر نہیں یہ نور فشاں وہ کن سے عیاں یہ بزم فکراں

یہ برتن و جاں یہ بارش جناں یہ سارا سماں تمہارے لئے

نبی اکرم ﷺ نے ہر نیک بندے کیلئے جنت کی ضمانت فرمائی

صحیح بخاری شریف میں بھل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔

من يضمن لي مابين لحيه و ما بين
رجليه ضمن له الجنة

جو میرے لئے اپنی زبان و شرمگاہ کا
ضامن ہو جائے (کہ ان سے میری
نافرمانی نہ کرے) میں اس کے لئے
جنت کا ضامن ہوں۔

تشریح و تحقیق

مالک و مختار نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی تو خاص خاص آدمیوں کے ہاتھ جنت فروخت کر دیتے ہیں اور کبھی تمام کے لئے عام فرما دیتے ہیں۔ سلطان وقت کی عطائیں مختلف وقتوں میں مختلف انداز میں ہوا کرتی ہیں۔

جناں میں چمن، چمن میں سن، سن میں پھمن، پھمن میں دلہن
سزائے محن پہ ایسے فن یہ امن و امان تمہارے لئے

ہفتہ کو علی الصبح کسی حاجت کی تلاش میں جائے

نبی اکرم ﷺ اس کی حاجت روائی کے ذمہ دار ہیں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔

من يكر يوم السبت في طلب حاجة
فانا ضامن بقضائها.

جو ہفتہ کے دن صبح تڑکے سے کسی
حاجت کی تلاش کو جائے میں اس کی
حاجت روائی کا ذمہ دار ہوں۔

(ابو نعیم عن جابر بن عبد اللہ
رضی اللہ عنہما)

تشریح و تحقیق

اس حدیث شریف کے جملوں میں غور کرنے کے بعد معلوم ہوا۔ احمد مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاجت روا مشکل کشا میں جو آدمی یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ اللہ ہی حاجت روا اور مشکل کشا ہے اور اللہ کے علاوہ کوئی نبی و کوئی حاجت روا مشکل حل نہیں کر سکتا۔ ایسے عقیدہ رکھنے والے لوگوں کو اس حدیث شریف سے سبق حاصل کرنا چاہئے کہ ہمارا رحیم و کریم نبی تو فرمائے کہ میں تمہاری ہر مشکل حل کرتا ہوں اور امتی کہے کہ ہمارا نبی کسی چیز کا بھی مالک و مختار نہیں۔ وہ اس حدیث شریف کا اعلانیہ انکار کرتے ہیں۔ اللہ قدوس ایسے بے کام سے محفوظ فرمائے۔

تم ہو جواد و کریم تم ہو رؤف و رحیم
بھیک ہو دانا عطا تم پہ کرداروں درود

زمین کے تمام خزانوں کی چابیاں حضور ﷺ کے ہاتھوں میں
بخاری شریف و مسلم شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہے
کہ احمد مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔

بینا انا نائم اذ جینی بمفاتيح خزائن
الارض فوضعت يدي
یعنی میں سو رہا تھا کہ تمام زمین کے
خزانوں کی چابیاں لائی گئیں اور میرے
دونوں ہاتھوں میں رکھ دی گئیں۔

تحقیق و تشریح:

اس حدیث شریف سے بڑھ کر احمد مختار کے مختار کل ہونے کا ثبوت اور کیا ہو سکتا ہے۔
اگر اب کوئی نہ مانے تو اس کی عقل کا قصور ہے جیسے سورج طلوع ہو تو کوئی نہ مانے تو اس کی
آنکھوں کا قصور ہے۔

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محبت میں نہیں میرا تیرا

بحث سوم

نبی مختار ﷺ کو مالک و مختار کہنا شرک نہیں ہے

خلاصہ بحث یہ ہے کہ حضور احمد مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کے عطا کئے ہوئے اختیارات اور تصرف سے مالک و مختار کہنا شرک نہیں جو آپ کو مالک و مختار نہیں مانتا وہ قرآن پاک اور احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منکر ہے اور جو قرآن و حدیث کا منکر ہے وہ ایمان سے خالی ہے۔

منکرین کی دلیل

جونہی مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مختار کل ہونے کے منکر ہیں وہ اپنے دعویٰ پر انتہائی کمر و زور ناقابل بیان دلیل یہ دیتے ہیں کہ جب اللہ بھی مختار کل اور حضور علیہ السلام بھی مختار کل ہوئے تو پھر یہ شرک ہوگا کیونکہ جب کائنات میں صرف ایک ہی اللہ قدوس مختار کل ہے تو اللہ کے سوا کوئی مختار کل نہیں ہو سکتا۔

منکرین کی دلیل کے جواب سے پہلے ناظرین کی خدمت میں شرک کا معنی اور اقسام بیان کر دیتے ہیں تاکہ جواب کھل کر سامنے آجائے۔

شرک کا لغوی معنی

فی اللغة اختلاط النصيبين فصا عدا بحيث لا يتميز نصيب كل عن نصيب الاخر و قال العلامة التفتازاني رحمه الله تعالى في شرح العقائد الشركة ان يجتمع اثنان على شئ و ينفرد كل منهما بما هو له دون الاخر كشر كالقربة و المحلة و كما اذا جعل العبد خالقا لا فعاله و الصانع خالقا

لسائر الاعواض و الاجسام بخلاف ما اذا اضيف اموالي شئین بجهتين مختلفتين كالارض تكون ملكا لله تعالى بجهة التخليق و للعباد بجهة ثبوت التصرف و كفعل العبد ينسب الى الله تعالى بجهة الخلق و الى العبد بجهة الكسب انتهى. (جامع العلوم)

نفت میں شرک کا معنی یہ ہے کہ دو حصوں یا زیادہ حصوں کا اس طرح مل جانا کہ ہر ایک حصہ دوسرے سے ممتاز اور علیحدہ علیحدہ نہ ہو نیز علامہ تفتازانی شرح عقائد میں یوں فرماتے ہیں کہ دو آدمیوں کا ایک چیز پر جمع ہو جانا اور ہر آدمی کا اپنی چیز میں مستقل مالک ہونا اور دوسرے آدمی کا اس میں کوئی دخل نہ ہونا۔ اس کی مثال یہ ہے کہ دیہات یا محلہ کے جو رہنے والے لوگ ہوتے ہیں وہ محلہ میں اور دیہات میں شریک ہوتے اور اپنی اپنی چیزوں کے مستقل طور پر مالک ہوتے ہیں اسی طرح ایک اور مثال سے وضاحت کی جاتی ہے کہ جس وقت یہ مانا جائے کہ بندہ اپنے افعال اور کاموں کا خالق اور پیدا کرنے والا ہے تو اسے شرک کہتے ہیں اور یہ صورت شرک نہیں ہے کہ ایک امر (مثلاً زمین) کی نسبت دو چیزوں کی طرف کی جائے مگر مختلف اعتبار اور حیثیت سے جیسے زمین اللہ کی ملک ہے اس اعتبار سے کہ اس کا خالق اور پیدا کرنے والا ہے اور بندوں کی ملک اس اعتبار سے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو زمین میں تصرف اور استعمال میں لانے کا اختیار عطا فرمایا ہے اسی طرح بندوں کے کام اور افعال اللہ کی طرف منسوب ہیں اس اعتبار سے کہ وہ بندوں کے افعال کا خالق ہے اور بندوں کے تمام کام بندوں کی طرف منسوب ہیں کہ بندے اپنے افعال اور کاموں کے کاسب (کرنے والے) ہیں۔

شرک کا شرعی معنی

و فی الشرع اختصاص اثنين او اكثر بمحل واحد. (جامع العلوم)
شریعت میں شرک کا معنی دو یا دو سے زیادہ چیزوں کا ایک محل اور ایک مکان کے ساتھ خاص ہونا یعنی دو آدمی ایک چیز کے مالک ہیں کہ وہ چیز ان کو وراثت میں ملی ہے یا دونوں نے

مل کر خریدی ہے۔ ناظرین کے سامنے شرک کا شرعی معنی بھی خوب واضح ہو گیا کہ وہ آدمیوں کی ملکیت ایک چیز میں مستقل طور پر ہو۔

اقسام شرک

۱۔ اللہ کی ذات میں شرک۔ ۲۔ اللہ کی صفات میں شرک۔

اللہ کی ذات میں شرک

اللہ تعالیٰ کی ذات میں شرک کا معنی یہ ہے کہ جیسے اللہ تعالیٰ کی ذات قدیم ازلی ابدی (یعنی جس کی نہ ابتدا ہو نہ انتہا ہو) ہے۔ اسی طرح اللہ کے علاوہ کسی اور کو ازلی ابدی ماننا یہ ذات میں شرک ہے۔

اللہ کی صفات میں شرک

اللہ کی صفات میں شرک کا معنی یہ ہے کہ جیسے اللہ تعالیٰ کی صفات ازلی ابدی ہیں اسی طرح اللہ کے علاوہ کسی اور کی صفات کو ازلی ابدی ماننا یہ شرک صفات میں ہے۔ اب ہم شرک کے معنی اور اقسام کے بعد منکرین کی دلیل کا جواب دیتے ہیں۔

منکرین کی دلیل کا جواب

جواب۔ پہلے قارئین کی خدمت میں چند بحثیں بطور تمہید پیش کی جاتی ہیں تاکہ

اب وہ سمجھنا آسان ہو سکے۔

پہلی بحث

یہ بحث ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ ہم کسی کو ازلی اور ابدی نہیں مانتے لہذا ذات میں شرک کی نفی ہو گئی بلکہ ہمارا عقیدہ ہے کہ تمام چیزیں اسے وجود میں اللہ تعالیٰ کی محتاج

ہیں۔

دوسری بحث

اللہ تعالیٰ کے علاوہ ہم کسی کی صفات کو قدیم اور ازلی ابدی نہیں مانتے لہذا صفات میں شرک کی نفی ہو گئی بلکہ عقیدہ اہل سنت و جماعت یہ ہے کہ انسان اپنی صفات میں اللہ قدوس کے محتاج ہیں۔

تیسری بحث

نسبت کی دو اقسام ہیں۔ ۱۔ نسبت حقیقی (جیسے علم اور رحم کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کرنا) میں کام کرنے والا کسی کا محتاج نہیں ہوتا جیسے علم اور رحمت میں اللہ تعالیٰ کسی کا محتاج نہیں ہے۔ ۲۔ نسبت مجازی (جیسے علم اور رحم کی نسبت اللہ کے سوا کسی اور کی طرف کرنا) میں کام کرنے والا اللہ تعالیٰ کا محتاج ہوا کرتا ہے۔ ان نسبتوں کے بیان کے بعد مسئلہ خوب واضح ہو گیا کہ علم، رزق، کرم، رحم، شفاء، مشکل کشائی وغیرہ کی نسبت اللہ قدوس کی طرف کرنا۔ یہ حقیقی اور ذاتی طور پر ہوتا ہے اور علم، رزق، کرم وغیرہ کی نسبت کسی نبی اور ولی کی طرف کرنا یہ مجازی اور عطائی نسبت ہے یعنی کسی نبی اور ولی کو عظیم اور رازق کہنا یہ مجازی اور عطائی طور پر ہوتا ہے۔ المختصر اللہ تعالیٰ عظیم اور رحم ہے ذاتی اور حقیقی طور پر اور انسان بھی عظیم اور رحم ہے مگر عطائی طور پر۔

چوتھی بحث

ذاتی اور عطائی میں فرق: اہل سنت و جماعت کا یہ عقیدہ ہے اللہ قدوس کی تمام صفات ذاتی ہیں اور مخلوق کی تمام صفات عطائی ہیں اور مخلوق کی کوئی صفت ذاتی نہیں۔ خلاصہ بحث یہ ہوا کہ اگر حضور علیہ السلام کو مالک کل و مختار کل مانا جائے تو شرک کیسے لازم آئے گا کیونکہ حضور علیہ السلام کے اختیارات عطائی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ذاتی ہیں۔

خلاصہ جواب

مذہب بھٹوں پر غور کیا جائے تو منکرین کی دلیل کا جواب آسان ہو جاتا ہے کہ حضور علیہ السلام کو مختار کل اور مالک کل ماننے سے شرک لازم نہیں آئے گا کیونکہ نبی مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام اختیارات عطا کی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ذاتی ہیں تو اللہ تعالیٰ مختار کل ذاتی طور پر ہے اور نبی مختار مختار کل ہیں عطا کی طور پر تو اسے شرک کہنا کم علمی کی روشن دلیل ہے۔

دہائیوں کی بددیانتی

یہ فرقہ عام مسلمانوں کو یہ کہتا ہے کہ جب اللہ مختار و مالک ہے تو اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی مختار و مالک بن جائیں تو پھر دنیا میں دو مختار بن جائیں گے یہی شرک ہے۔ حالانکہ یہ شرک کی تعریف کہ ایک ذاتی طور پر مختار کل ہے اور ایک عطا کی طور پر اور دونوں کو آپس میں ایک دوسرے کا شریک ٹھہرانا کسی کتاب میں بھی موجود نہیں۔ بلکہ شرک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مختار ہے ذاتی طور پر تو اسی طرح نبی مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی مختار ہوں ذاتی طور پر۔

دعوت فکر

ایسی شرک کی تعریف کسی کتاب میں بھی موجود نہیں تم شرک کے غلط معنی کرنے سے باز آ جاؤ ورنہ کسی کتاب سے دلیل پیش کرو قیامت تک دلیل نہیں لاؤ گے۔ اگرچہ عرب و عجم کے مددگاروں کو جمع کر لو۔

لفظ مالک و مختار کی تحقیق

تحقیق سے پہلے دو تمہیدی مقدمے سمجھئے۔

مقدمہ اولی

الفاظ کا استعمال دو طرح سے ہوا کرتا ہے۔ ۱۔ حقیقی۔ ۲۔ مجازی حقیقی استعمال کی وضاحت۔ حاشیہ قاضی میں اس طرح ہے فالبحقیۃ الکلمۃ المستعملة فیما

وضعت یعنی ایسا کلمہ جس کا استعمال ایسے معنی میں کیا گیا جس میں کلمہ کی وضع کی گئی ہے۔ جیسے شیر (اسد) کا استعمال حقیقی شیر (درندہ) میں کیا جائے تو اسے حقیقت کہتے ہیں۔ مجازی استعمال کی وضاحت حاشیہ قاضی میں اس طرح ہے المجاز الکلمۃ المستعملة فی غیر ما وضعت۔ یعنی ایسا کلمہ جس کا استعمال ایسے معنی میں کیا گیا جس میں کلمہ کی وضع نہیں کی گئی جیسے اسد (شیر) کا استعمال بہادر آدمی میں کیا جائے تو اسے مجاز کہتے ہیں۔

مقدمہ ثانیہ

اسناد دو طرح پر مستعمل ہے۔ ۱۔ حقیقی۔ ۲۔ مجازی۔ حقیقی یہ ہے کہ جس وقت فعل کو اپنے فاعل حقیقی اور جس سے وہ فعل صادر ہوا اسی کی طرف ہی منسوب کیا جائے اس کو حقیقت عقلی کہتے ہیں جیسے ابست اللہ البقل یعنی سبزی کو اللہ نے اُگایا تو اس میں فعل (اگانے) کی نسبت فاعل حقیقی یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف کی گئی ہے اس کو حقیقت عقلی کہتے ہیں اور اسناد مجازی یہ ہے کہ کسی قرینہ کی وجہ سے فعل یا معنی فعل کی نسبت اس کے ایسے متعلق کی طرف کرنا جو اس متعلق کا غیر ہو جس کی طرف وہ فعل یا معنی فعل حقیقہ مندر ہوتا ہے یعنی مبنی للفاعل میں غیر فاعل کی طرف اور مبنی للمفعول میں غیر مفعول کی طرف جیسے کہ مطول کی اس عبارت سے عیاں اور بیان ہے۔ یعنی غیر الفاعل فیما بنی للفاعل و غیر المفعول بہ فیما بنی للمفعول۔ اس عبارت کا بھی مفہوم وہی ہے جو ہم نے پہلے بیان کر دیا جیسے نہارہ صائم نھر، جابر پہلی مثال میں صوم یعنی روزہ کو نہار (دن) کی طرف منسوب کیا ہے حالانکہ وہ روزہ رکھنے والے آدمی کی وصف ہے۔ دوسری مثال میں جریان (جاری ہونے) کی نسبت نہر کی طرف کی گئی ہے حالانکہ یہ جاری ہونا پانی کی وصف ہے۔ اس اسناد کو مجاز عقلی کہتے ہیں ان دو تمہیدی مقدموں کے بعد لفظ مالک و مختار کی ہم تحقیق کرتے ہیں کہ لفظ مالک و مختار کا استعمال دو طرح سے ہوتا ہے ایک حقیقی معنی میں اور دوسرا مجازی معنی میں مالک و مختار کا حقیقی معنی یہ ہے کہ اس کا اطلاق اللہ تعالیٰ پر کیا جائے یعنی اللہ تعالیٰ کو مالک کہنا حقیقی طور پر ہے اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو مالک کہنا مجازی ہے۔ الغرض عوام و خواص میں دو جملے استعمال ہوا کرتے ہیں

ایک تو یہ کہ اس زمین و آسمان کا مالک اللہ تعالیٰ ہے دوسرا یہ کہ اس زمین و آسمان کا مالک سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اللہ تعالیٰ کو مالک کہنا حقیقی معنی ہے اور یہ حقیقت ہے اور حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو مالک کہنا یہ مجازی معنی ہے اور یہ مجاز ہے۔ اس طرح اللہ قدوس کا مالک ہونا ذاتی طور پر ہے اور نبی مختار صلی اللہ علیہ وسلم کا مالک ہونا عطائی طور پر ہے لہذا حضور علیہ السلام کو مالک مختار کہنا شرک نہیں ہے کیونکہ ملکیت حقیقی اور مجاز میں اور ملکیت ذاتی اور عطائی میں فرق ہے۔ اس طرح ان جملوں میں بھی فرق ہے اس گھر کا مالک اللہ تعالیٰ ہے اور اس گھر کا مالک انسان ہے۔ پہلے جملہ میں گھر کا مالک ہونا حقیقی اور ذاتی طور پر ہے اور دوسرے جملہ میں گھر کا مالک ہونا مجازی اور عطائی طور پر ہے تو یہ شرک نہیں ہے شرک اس وقت ہوگا جب ملکیت دونوں کی ذاتی طور پر ہو اور اگر ایک کی عطائی اور دوسرے کی ذاتی ہو تو پھر شرک متصور نہیں ہو سکتا۔ خلاصہ جواب یہ ہوا کہ نبی مختار صلی اللہ علیہ وسلم کو مختار کل اور مالک کل کہنے والے کو شرک کہنا بعید از انصاف ہے اللہ تعالیٰ عقل سلیم عطا فرمائے۔

والله تعالى ورسوله الاعلى اعلم بالصواب واليه المرجع والمآب۔

وہابیہ اور دیانہ کی عبارات کفریہ

ہم قارئین کی خدمت میں کچھ عبارات کفریہ امام بیسخت مجددین و ملت شاہ احمد رضا خان قادری کی مشہور کتاب الکوکب المشاہیر فی کفریات ابی الوہابیہ سے نقل کرتے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

(۱)۔ تقویۃ الایمان ص ۲۰ غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار ہو۔ جب چاہے کہ لیجے۔ اللہ صاحب کی عی شان ہے۔ (۲)۔ ایضاً الحق مطبوعہ قادری دہلی ۱۲۹۹ھ ص ۳۵۔ تجزیہ و تعالیٰ الخ۔ یعنی اللہ تعالیٰ کو زمان و مکان و جہت سے پاک جانا اور اس کا دیدار بلا کیف و متا بہت و مشالہات ہے اس میں اس نے تمام ائمہ کرام و پیشوایان مذہب اسلام کو معاذ اللہ بدعتی و گمراہ بتایا۔ (۳)۔ رسالہ بیکروزی مطبوعہ قادری ص ۱۴۲ بعد از اخبار ممکن است الخ۔ یعنی اہل حق نے کہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حق یعنی تمام صفات کمالہ میں حضور علیہ السلام کا شریک و ہمسر محال ہے اور بعض علماء اس پر دلیل لائے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کو خاتم النبیین فرمایا ہے مگر حضور علیہ السلام کا حق محض مذکور ممکن ہو معاذ اللہ کذب الہی لازم آئے گا۔ اس کے جواب میں شخص مذکور نے وہ کفری بول بولا کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید کو لوگوں سے بھلا کر دیا کرے (یعنی اور نبی کو لے آئے) تو کس آیت

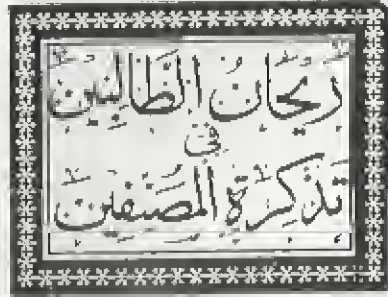
اور نص کی تکذیب ہوگی۔ یہاں صاف اقرار کر لیا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان واقع میں جھوٹا ہو جائے تو حرج نہیں۔ حرج اس میں ہے کہ بندے اس کے جھوٹ پر مطلع ہوں۔ اگر انہیں بھلا کر اپنی بات جھوٹی کر دے تو تکذیب کہاں سے آئے گی۔ کتب کسی کو وہ نص یا دعویٰ نہیں جو جھوٹ ہو جانا چاہئے۔ (۴)۔ بیکروزی ص ۱۳۵ الاسلام کہ کذب مذکور الخ۔ یعنی جو کچھ آدمی اپنے لئے کر سکتا ہے وہ تمام کا تمام اللہ تعالیٰ کے لئے بھی جائز ہے۔ جن میں کھانا، پینا، سونا، پانچا، پھرنا، پیشاب کرنا وغیرہ سب کچھ داخل ہیں۔ اس قول خبیث کے کفریات حد اور شمار سے باہر ہیں۔ (۵)۔ بیکروزی ص ۱۴۵ عدم کذب راز کمالات الخ۔ اس عبارت سے صاف معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کا جھوٹ بولنا متعین بالخیر بلکہ محال عادی بھی نہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔ (۶)۔ تقویۃ الایمان ص ۱۲۔ جتنے رسول آئے ہیں سو وہ اللہ کی طرف سے یہی حکم لائے ہیں کہ اللہ کو مانے اور اس کے سوا کسی اور کو نہ مانے (کوکب ص ۱۹)۔ (۷)۔ تقویۃ الایمان ص ۱۹۔ ہمارا خالق جب اللہ ہے اور اس نے ہم کو پیدا کیا تو ہم کو بھی چاہئے کہ اپنے ہر کام پر اس کو پکاریں اور کسی سے ہم کو کیا کام چھینے کوئی ایک یا شاہ کا ظلم ہو چکا تو وہ اپنے ہر کام کا علاقہ اس سے رکھتا ہے۔ دوسرے بادشاہ سے بھی نہیں رکھتا اور کسی چوہے سے چار کا تو کیا ذکر ہے (کوکب ص ۲۹)۔ (۸)۔ تقویۃ الایمان ص ۱۰۔ روزی کی کشائش اور نگلی گرائی اور سندرست اور بیمار کر دینا اقبال واد بار دینا حاجتیں بر لانی، بلائیں نالنی مشکل میں دہگیری کرنی۔ یہ سب اللہ ہی کی شان ہے اور کسی انبیاء اولیاء و جہت پر یہ کہ یہ شان نہیں جو کسی کو اب تعریف ثابت کرے اور اس سے مراد میں مانگے اور معصیت کے وقت اس کو پکارے سو وہ مشرک ہو جاتا ہے۔ پھر خواہ وہ یوں سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت ان کو خود بخود ہے۔ خواہ یوں سمجھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو قدرت بخشی ہے۔ ہر طرح شرک ہے۔ (۹)۔ حضور صلعم کا حزار گرا دینے کے لائق ہے۔ اگر میں اس کے گرا دینے پر قادر ہو گیا تو گرا دوں گا (اوضح البراہین عبد الوہاب نجدی)۔ (۱۰)۔ میری لائمی محمد صلعم سے بہتر ہے کیونکہ اس سے سانپ مارنے کا کام لیا جاسکتا ہے اور محمد مرگے انہیں کوئی نفع باقی نہ رہا (اوضح البراہین ص ۱۰)۔ (۱۱)۔ محمد بن عبد الوہاب کا عقیدہ تھا کہ جملہ اہل عالم و تمام مسلمانان و یار مشرک و کافر ہیں اور ان سے قتل و قتال کرنا ان کے مال کو ان سے چھین لینا حلال اور جائز بلکہ واجب ہے۔ ماخوذ حسین احمد مدنی۔ (المشہاد الثاقب ص ۴۳) کتب خانہ اعزازیہ دیوبند۔ (۱۲)۔ غیب کی باتوں کو جیسا علم رسول اللہ ﷺ کو ہے ایسا علم زید و عمرو بچوں اور پاگلوں کو بلکہ تمام جالوروں کو ہے۔ رسول کی تخصیص نہیں (حفظ الایمان ص ۸) کتب خانہ اشرفیہ کینیڈا اعزازیہ دیوبند۔ (۱۳)۔ حضور نبی کریم ﷺ کو آخری نبی سمجھنا عوام کا خیال ہے اہل علم کا نہیں۔ تحذیر الناس ص ۳ کتب خانہ اعزازیہ دیوبند۔ (۱۴)۔ حضور نبی کریم ﷺ کے بعد کوئی نبی پیدا ہو جائے تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ (تحذیر الناس ص ۲۵)۔ (۱۵)۔ شیطان اور ملک الموت کو تمام روئے زمین کا علم ہے اور حضور علیہ السلام کے علم سے زیادہ ہے۔ (براہین قاطعہ ص ۵۵) کتب خانہ ادبیہ دیوبند۔ (۱۶)۔ نماز

میں حضور علیہ السلام کا خیال گدھے اور بیل کے خیال میں ڈوبنے سے بڑا ہے۔ (صراط مستقیم ص ۷۷) کتب خانہ اشرفیہ راشدی کمپنی دیوبند۔ (۱۷۱)۔ ہر مخلوق بڑا ہوا چھوٹا۔ اللہ کی شان کے آگے چار سے بھی ذلیل ہے۔ تقویہ ایمان ص ۱۳ کتب خانہ اشرفیہ راشدی کمپنی دیوبند۔ (۱۸)۔ سب انبیاء اور اولیاء اس کے دروہ و ایک ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہیں تقویہ ایمان ص ۲۸۔ (۱۹)۔ حضور علیہ السلام کی عظیم بڑے بھائی کی سی کیجئے۔ تقویہ ایمان ص ۵۲۔ (۲۰)۔ حضور علیہ السلام نے اقرار کیا تھا۔ گویا آپ نے فرمایا میں بھی ایک دن مگر مٹی میں ملنے والا ہوں۔ تقویہ ایمان ص ۵۳۔ (۲۰)۔ حضور علیہ السلام کا میلاد منا کر کھنیا کے جہم کا دن منانے کی طرح ہے (برائین قاطعہ ص ۱۵۲)۔ (۲۲)۔ ظیل احمد دیوبندی حضور علیہ السلام کے لئے اردو زبان کا علم دیوبند کے علماء سے آتا تھا تھے ہیں۔ (برائین قاطعہ ص ۱۳۰)۔ (۲۳)۔ ملفذہ البحر ان نامی کتاب ص ۸ میں حضور علیہ علیہ السلام کا گرنا لکھا ہے اپنے لئے لکھا کہ میں نے انہیں گرنے سے روکا۔ (۲۴)۔ رسول کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں۔ (برائین قاطعہ ص ۵۵)۔ (۲۵)۔ رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ (۲۶)۔ اللہ تعالیٰ کو پہلے سے کسی بات کا علم نہیں ہوتا۔ تفسیر ملفذہ البحر ان۔ (۲۷)۔ اللہ تعالیٰ عرش مطلق اور کرسی کے اوپر موجود ہے (قصیدہ لونیہ ابن قیم)۔ (۲۸)۔ لفظ رحمتہ للعالمین مقت خاصہ رسول اللہ ﷺ کی نہیں (فتاویٰ رشیدیہ)۔ (۲۹)۔ تقویہ ایمان ص ۷ میں ہے اللہ صاحب نے کسی کو عالم میں تصرف کرنے کی قدرت نہیں دی (کوکب)۔ (۳۰)۔ تقویہ ایمان ص ۴۲۔ جس کا نام محمد با علی ہے وہ کسی چیز کا محتار نہیں ہے (کوکب)۔ (۳۱)۔ تقویہ ایمان ص ۲۸ جو کوئی کسی شخص کو عالم میں تصرف ثابت کرے اور اپنا وکیل ہی سمجھ کر اس کو مانے۔ سو اس پر شرک ثابت ہوتا ہے گو کہ اللہ کے برابر نہ سمجھے اور اس کے مقابلہ کی طاقت اس کو ثابت نہ کرے (کوکب)۔ (۳۲)۔ تقویہ ایمان ص ۲۷۔ جو کچھ کہ اللہ اپنے بندوں سے معاملہ کرے گا۔ خواہ دنیا میں خواہ قبر میں خواہ آخرت میں ہوا ان کی حقیقت کسی کو معلوم نہیں نہ نبی کو نہ ولی کو نہ اپنا حال دوسرے کا۔ (۳۳)۔ تقویہ ایمان ص ۲۵۔ ان باتوں میں سب بندے بڑے ہوں یا چھوٹے یکساں ہے خبر نہیں اور نادان (کوکب)۔ (۳۴)۔ تقویہ ایمان ص ۵۷۔ ۵۸۔ جو کہ اللہ کی شان ہے اس میں کسی مخلوق کو دخل نہیں۔ سو اس میں اللہ کے ساتھ کسی کو نہ ملاوے۔ مثلاً کوئی شخص کہے فلا نے درخت میں کتنے پتے ہیں یا آسمان میں کتنے تارے ہیں تو اس کے جواب میں یہ نہ کہے کہ اللہ و رسول جانے کیونکہ غیب کی بات اللہ ہی جانتا ہے رسول کو کیا خبر۔ (۳۵)۔ تقویہ ایمان ص ۸ (الکوکب ۳۵) پیغمبر خدا کے وقت میں کافر بھی جن کو اللہ کے برابر نہیں جانتے تھے۔ بلکہ اسی کا مخلوق اور اس کا بندہ سمجھتے تھے اور ان کو اس کے مقابلہ کی طاقت ثابت نہیں کرتے تھے مگر یہی پکارنا اور شتم مانتی اور نہ روینا کرنی اور ان کو اپنا وکیل و سفارش سمجھنا یہی ان کا کفر و شرک تھا۔ سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو کہ اس کو اللہ کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے سو ابوجہل اور وہ شرک میں برابر ہیں۔ الحمد للہ علی التمام واصلوۃ و السلام علی خیر الانام۔ فقیر غلام محمد عفا اللہ عنہ

رسالہ

قال وحید العصر عطا، محمد، سید الوری وحمد اللہ تعالیٰ
تقدیر میں شریعت۔ یوں ہے تقدیر میں غرض ارتقا و ترقی ہے

رسالہ



تذکرہ المصنفین، سید الوری وحمد اللہ تعالیٰ

مفتی محمد شرف الدین دیوبند



معانید منطلق نے حد شدت اور حد مست

مفتی محمد شرف الدین دیوبند

رسالہ

قال اللہ عبد العزیز محبت دھرمی وحمد اللہ تعالیٰ
درت میں منطلق و حد شدت



تقریب وحید العصر علامہ عطاء محمد، سید الوری وحمد اللہ تعالیٰ

"معانی تو ہمارے خود یہ رسالہ مستقیم کے لئے بھی بڑا مفید ہے"

تذکرہ

مطالعہ المستند، دارالین

مفتی محمد شرف الدین دیوبند

مطالعہ مستند، سید شہباز، ارتقا و ترقی

مفتی محمد شرف الدین دیوبند

مدیریتہ معلوم جامعہ مجبوریہ کے زیر اہتمام علم میراث کی ترویج و اشاعت کیلئے عالمگیر تحریک

برساتی
20 شہان
20 شہان

دست آون وراثت کلاس

20 شہان
20 شہان
20 شہان

ایوان تعلیم جامعہ مسجد مدینہ

کرم پارک افدغش روڈ مصری شاہ لاہور

ترنگان علم میراث کے ان اساتذہ علماء اہل اور دلائل حیدرہ چشمہ آب تعلیم کا پیغام
اہم ہے کہ اہتمام سال قبل وقت میں علم میراث کی شاہکار کتاب "سراجی" ریاضی کے قواعد
قدیم و جدیدہ کی روشنی میں مرتب پڑھائی ہی نہیں جائے گی بلکہ حفظ و خواندہ بنائے گی۔

تدریس کے فرائض

استاذ المیراث مفتی غلام محمد شہر قہری بندیلوی سرانجام دیں گے

المحلان۔ قاری ثلیل احمد دست فدا احمد رضا

درس نظامی کے قدیمی نصاب کی مفاد و فہم درسیگاہ

مدیریتہ معلوم جامعہ مجبوریہ

نئی آبادی فیض پور خورد شرق پور روڈ پر 29 محلہ میں آغا زکیا جارا ہے۔ اس
اورہ کا مقصد موت ہی ہوگا کہ جاسوہ بندیل شریف و مہکلی شریف کے تعلیمی نظام کو رائج کر کے
مدارس عربیہ حیدریہ فعل اور فاضل اساتذہ تیار کئے جائیں تاکہ مدرسین کے تعداد و قسط
کی کوئی ہو جیسے علم دین سے محبت رکھنے والے حضرات سے امید ہے کہ جامعہ کے عمل وقوع
کا معاونہ کر کے تعداد و فہم بنائیں گے۔

مدیر برپرسی۔ مفتی غلام محمد شہر قہری بندیلوی

زیر انتظام۔ قاری ثلیل احمد دست فدا احمد رضا